ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

ستمبر 2017ء

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍكَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

خاتم الانبیاء اور خیر الناس

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

”اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلےٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقّانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔“

براہین احمدیہ ، حصہ چہارم۔ روحانی خزائن ، جلد ۱، صفحہ ۵۵۷۔۵۵۸، حاشیہ نمبر ۳

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

ستمبر 2017ء جلد نمبر 46 شمارہ 9

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	کینیڈا کی ایک سو پچاسویں سالگرہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا گورنر جنرل کینیڈا کے نام خصوصی پیغام	6
☆	یقیناً نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ ازمکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	7
☆	ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کے ساتھ ازمحترمہ امۃ الرفیق طاہر صاحبہ	10
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء ازمکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب	15
☆	نویں T20 انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد ازمکرم ملک محمود احمد صاحب	22
☆	ٹورانٹو اور گردونواح میں نماز عیدالفطر کی تقریبات	25
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	29
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ اللّٰـهَ وَمَلٰٓئِكَتَـهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

(سورۃ الاحزاب 57:33)

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَامِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَىَّ اِلَّارَدَّ اللّٰهُ عَلَىَّ رُوْحِىْ اَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ میری رُوح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔ (یعنی آنحضرت ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو اس درود کا ایسا اَجر اور ثواب ملے گا جیسے خود حضور ﷺ سلام و درود کا جواب مرحمت فرما رہے ہوں)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے

اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے

درود شریف کے طفیل اور اس کی کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں ... مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصّہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

(الحکم مورخہ 28 فروری 1903ء صفحہ 7)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

مرتبہ: وکالتِ علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جولائی 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

کہ انبیاء کی تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی جماعتوں کی ہمیشہ سے ہی مخالفت ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ بنی من اللہ ہوتا ہے اس لئے کوئی مخالفت ترقی کی راہ میں روک نہیں بنتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے بعد آپ کے ساتھ اور آج تک آپ کی جماعت سے یہی رویہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفتوں کی بھی آپ کو خبر دی اور پھر خود حوصلہ افزائی فرمائی۔ مثلاً یہ الہامات ہیں:

☆ میں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔

☆ ینصرک رجال نوحی الیھم من السما۔

☆ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

بس اللہ تعالیٰ مخالفین کے حملوں کو بھی روک رہا ہے اور لوگوں کے دلوں میں احمدیت کی سچائی بھی ڈال رہا ہے۔ اور آج بھی ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔

حضورِ انور نے واقعات بیان کئے کہ کس طرح مخالفین کے حملوں کو اللہ تعالیٰ روکتا ہے اور آج بھی ان کو بدانجام تک پہنچاتا ہے۔ آج عمومی طور پر دنیا مذہب سے دور ہٹ رہی ہے لیکن ایسا طبقہ بھی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہے۔ اور ایسا ہونا ہی تھا کیونکہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے تو آپ کی طرف لوگوں کو مائل کرنے کا ذریعہ بھی ضرور وہ پیدا کر دیگا۔ مخالفین، جماعت کو ختم کرنے کے لئے زور لگا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کے ماننے والوں کا گروہ بڑھاتا جا رہا ہے۔

اس کے مختلف ذرائع ہیں۔ مثلاً ایم ٹی اے، جماعتی لٹریچر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سچی خوابیں وغیرہ۔

حضورِ انور نے افریقہ، مصر، شام، ماریشس وغیرہ کے اس سلسلہ میں واقعات بیان فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ خدا تیرے نام کو اس وقت تک کہ دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور جو لوگ تیری ذلت کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں وہ خود ذلیل ہوں گے۔ پس جب ہم دیکھتے ہیں کہ وعدے پورے ہو رہے ہیں تو تعددی کثرت کا وعدہ بھی ضرور پورا ہوگا۔

دلائل کے لحاظ سے ہم پہلے ہی غالب آ چکے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اخلاص کو بڑھاتے چلے جائیں تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے منصوبوں سے اور اپنے بے بنیاد جھوٹوں سے اور اپنے افتراؤں سے اور اپنے ہنسی ٹھٹھے سے خدا کے ارادے کو روک دیں گے یا دنیا کو دھوکہ دے کر اس کام کو معرض التوا میں ڈال دیں گے جس کا خدا نے آسمان پر ارادہ کیا ہے۔ اگر کبھی پہلے بھی حق کے مخالفوں کو ان طریقوں سے کامیابی ہوئی تو وہ بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اس ارادہ کے مخالف جو آسمان پر کیا گیا ہو ہمیشہ ذلت اور شکست اٹھاتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی ایک دن ناکامی اور نامرادی اور رسوائی درپیش ہے۔ خدا کا فرمودہ کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائے گا۔ وہ فرماتا ہے خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت ﷺ تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جولائی 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

کہ بہت سے لوگ اپنی اولاد کے لئے اور ان کی تربیت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت کو اپنے بچوں کی تربیت کی فکر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانہ میں ہماری سوچیں اس طرف مائل ہیں۔ قرآن کریم میں مختلف جگہ پر اللہ تعالیٰ نے تربیت کے لئے طریق اور دعائیں سکھائی ہیں۔ یہ درست بات ہے کہ بچوں کی تربیت آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لئے مسلسل محنت اور جہاد کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جو اس ضمن میں اس نے بیان کئے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ انسان محنت کرتا چلا جائے اور ہمت نہ ہارے۔ حضور نے فرمایا کہ مثلاً ابھی حال ہی میں ایک شخص نے مجھے لکھا کہ بچوں کی تربیت کے لحاظ سے اتنے مسائل ہیں کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ شادی تو کرلوں لیکن بے اولاد رہنا بہتر ہے۔ فرمایا کہ یہ انتہائی مایوس کن سوچ ہے۔ اور ساری طاقت کا منبع بجائے اللہ تعالیٰ کے شیطان کو سمجھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی تربیت کے لئے قرآن کریم میں بہت سی دعائیں سکھائی ہیں۔ مثلاً حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا:

یعنی اے میرے رب اپنی جناب سے مجھے نیک اولاد عطا فرما۔ یقیناً تو دعا کو سننے والا ہے۔

پس اولاد کے نیک ہونے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں والدین نیکیوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کئے بغیر انسان کی نیک اولاد کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اولاد کا ابتلاء بھی بہت بڑا ابتلاء ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ اگر اولاد بدبخت ہے تو بے شک لاکھوں روپیہ چھوڑ جاؤ وہ اس کو ضائع کر دے گا۔ اگر وہ شخص اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلے تو اولاد کی نسبت مطمئن ہو جائے گا۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جس طرح تم اولاد کے لئے پیسہ کمانے کی کوشش کرتے ہو اسی طرح ضروری ہے کہ اچھی تربیت کے لئے دعا اور دینی تربیت کے لئے محنت کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یہ دعا سکھائی ہے:

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یہاں ماں باپ کو امام یعنی اپنا عملی نمونہ بچوں کے لئے قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ سوچنا چاہئے کہ انسان کو اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر

انسان خود مومن نہیں بنتا اور عبادت کا حق ادا نہیں کرتا تو ایسے شخص کی دعا کا یہی حال ہوگا کہ وہ اپنی برائیوں کے لئے ایک خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ انسان کو اولاد کی خواہش تو ہوتی ہے لیکن جب اولاد ہوتی ہے تو نہ ان کو دین سکھایا جاتا ہے اور نہ اخلاقی معیار۔ اولاد کی پرورش کا اصل مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اولاد دین کی خادم ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ خاص طور پر واقفین نو کے والدین کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی اولاد کے لئے اچھا نمونہ بننے والے ہوں اور اپنی اولاد کے لئے دعا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جولائی 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:

کہ جلسہ سالانہ یوکے انشاء اللہ اگلے ہفتہ شروع ہوگا۔ مختلف ممالک اور شہروں سے لوگوں کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ احمدیوں کے علاوہ دوسرے مہمان بھی غیر ممالک سے تشریف لاتے ہیں جن میں سیاستدان، پروفیسر، میڈیا وغیرہ شامل ہیں اور یہ سب آنے والے گہری نظر سے ہر چیز کو دیکھتے ہیں۔ خاص طور پر ہمارے نظام اور رضا کاروں کو دیکھتے ہیں۔ پس اس طرح تمام والنٹیرز ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔ پریس کے ذریعہ ہمارا پیغام دور دراز کے علاقوں میں پہنچتا ہے۔ پریس کے ذریعہ جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے اور جلسہ بھی اس حوالہ سے ایک اچھا موقع ہے۔ اس لئے تمام والنٹیرز کو اپنی اہمیت سمجھنی چاہئے کہ نہ صرف وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں بلکہ ان کے اخلاق کا اثر غیروں پر بھی پڑتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ مہمان نوازی بہت اہم شعبہ ہے اور مہمانوں کی ہر ضرورت کا خیال ہمیں رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میں ہمیشہ خیال رکھتا ہوں کہ مہمان کو ہرگز تکلیف نہ پہنچے اور ہر قسم کا آرام اس کو پہنچایا جائے۔ پس اس میں تمام شعبہ جات شامل ہیں جس میں ٹرانسپورٹ، رہائش، سیکیورٹی وغیرہ شامل ہیں کہ ہر شعبہ مہمانوں کے لئے پورا انتظام کرے۔ جلسہ میں شامل ہونے والا ہر شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مہمان ہے اس لئے تمام مہمانوں کا ہم نے خیال رکھنا ہے۔ امیر غریب کی یکساں اور برابر خدمت ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو نئے اور ناواقف لوگ ہیں ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا جائے اور کوئی شکایت کا موقع نہ دیا جائے۔

فرمایا کہ لوگ ہزاروں میل سے سفر کر کے صدق کے ساتھ شامل ہونے کے لئے جلسہ میں آتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والوں کے لئے تین باتیں ضروری ہیں۔ اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ اپنے پڑوسی کا احترام کرو۔ اپنے مہمان کا احترام کرو۔

اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ نے دو جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔ مکرم ونگ کمانڈر (ر) سید محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف لاہور پاکستان اور مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جولائی 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:

کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یوکے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے اور دشمن کے شر سے بچائے۔

مہمانوں کے اسلام میں بہت حقوق ہیں لیکن ساتھ ہی مہمانوں کی ذمہ داریاں بھی ہیں جن کو سب مہمانوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ جب دونوں مہمان اور رضا کار اپنے حقوق پورے کریں گے تو جلسہ کامیاب ہوگا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ جلسہ کا اصل مقصد تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بڑھانا ہے اور اپنے بھائیوں کے لئے ایثار و قربانی کرنا ہے۔ پس یہ مقصد ہمیشہ سامنے ہونا چاہئے۔ جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے وہ کوئی بھی ہوں ان کی مہمان نوازی ہمیں پوری طرح اپنے وسائل کے مطابق کرنی چاہئے۔ لیکن احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے اس کو اپنے آپ کو دونوں، میزبان اور مہمان سمجھنا چاہئے۔ اسی طرح جلسہ کامیابی سے منعقد ہوگا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام کرنے والے ہیں یہ ہمارے غلام نہیں ہیں بلکہ رضا کار ہیں اس لئے ہمیشہ پیار سے بات کریں اور اگر آپ کا کام نہ ہو سکے تو اس کو خوشی سے قبول کریں۔ کارکنان کو ہر بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن احمدی مہمانوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر شکایت نہیں کرنی چاہئے بلکہ یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بننے اور برکات کے لئے اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے کھانے، پارکنگ، ٹرانسپورٹ، سیکیورٹی وغیرہ کے حوالہ سے دونوں شاملینِ جلسہ اور کارکنان کو خاص ہدایات دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔ جلسہ کی کاروائی کو سب غور سے سنیں اور تمام تقاریر سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ جلسہ کی تقاریر کے علاوہ ریویو آف ریلیجنز کی جانب سے مختلف نمائشیں، علمی لیکچر وغیرہ سے بھی اپنے ذوق کے مطابق فائدہ اٹھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے یہ نہیں پسند کرتا کہ تقاریر کی ظاہری بناوٹ پر زیادہ زور دیا جائے۔ بلکہ ہمیں چاہئے کہ ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے کہیں۔ اور جو سنیں عمل کرنے کے لئے سنیں۔ مسلمانوں کے تنزل کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ واعظین کو اخلاص سے نہیں سنا جاتا بلکہ ظاہری بناوٹ پر بہت زور ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ احمدی علماء بہت سے روحانی اور علمی مضامین ان تقاریر میں بیان کرتے ہیں جن سے ہم سب کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ کے مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نعتیہ کلام

مکرم احمد منیب صاحب

ہر کشفِ با کمال و اَتم آپؐ کے لیے
دریا ہے ایک قطرے سے کم آپؐ کے لیے

سو بار غسل کر کے بھی عرق گلاب سے
لکھنا سنبھل سنبھل کے قلم آپؐ کے لیے

ہر اشکِ خونچکاں سے اُبھرتی ہے یہ دُعا
اے نقش! آج پانی پہ جم آپؐ کے لیے

ملنے کی آرزو تھی سو ملنا تھا خواب میں
اُس آرزو نے بڑھ کے قدم آپؐ کے لیے

دل وہ ہے شاد کام جسے آپؐ مل گئے
پُر نور ہے وہ آنکھ جو نم آپؐ کے لیے

حسن و جمالِ یار کے آثار دیکھ کر
عاشق اُٹھا رہے ہیں ستم آپؐ کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

خداکے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

ہزایکسی لینسی رائٹ آنریبل ڈیوڈ جانسٹن

گورنر جنرل

آٹواہ۔اونٹاریو K1O 0A1

کینیڈا

یورایکسی لینسی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یکم جولائی 2017ء کو کینیڈا ڈے کے موقع پر جو اِس سال کینیڈا کے قیام کی 150ویں سالگرہ بھی ہے، میری طرف سے دِلی مبارک باد قبول کریں۔

میری مخلصانہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کینیڈا کے عوام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور وہ کینیڈین زندگی کی تمام جہتوں میں ایک ایسا نمونہ پیش کرتے رہیں جہاں آزادانہ ماحول میں انسانی اقدار کو فروغ ملے، ثقافتی اور مذہبی اختلافات کا احترام اور قومی زندگی کے تمام پہلوؤں میں عدل وانصاف کا عزمِ صمیم ہو۔

قوموں کی برادری میں کینیڈین عوام نے دوسروں کو گلے لگانے کی شدید خواہش اور اُن کی خواہشات کا احساس، مظلوموں کو خوش آمدید کہنے، ضرورت مندوں اور محروموں کی امداد جیسی خدمات ادا کرنے کی ایک مسلسل اور روشن مثال قائم کی ہے۔اس زمانہ میں غیر محفوظ دنیا کے مختلف حصوں میں امن عامّہ کے لئے کینیڈا کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں احمدیہ مسلم جماعت دنیا میں امن قائم کرنے کا عزم کئے ہوئے ہے اور دین اسلام کی حسین اور پُر امن تعلیم پیش کرتی ہے اور عالمی طاقتوں کو امن، مذہبی آزادی اور دنیا بھر میں انسانی حقوق میں ترقی کے راستے پر آگے بڑھنے کی تلقین کرتی ہے۔لہٰذا کینیڈا میں رہنے والے احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران کا فرض منصبی ہے کہ وہ کینیڈین سوسائٹی کی اعلیٰ اقدار کے حصول کے لئے کام کریں اور ہمیشہ اِس ترقی پذیر پُر امن اور ہم آہنگ قوم کی ترویج وترقی میں بھرپور شرکت کریں۔

بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے کہ وطن سے محبت دین اسلام کا حصہ ہے، لہٰذا یہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے جس حصہ میں بھی رہتا ہو اپنے وطن سے محبت کرے، اُس کی بھلائی کے لئے جدوجہد کرے اور خلوص نیت اور انتہائی وفاداری سے اس کی خدمت کرے۔

آخر میں، میں کینیڈین تاریخ کے اِس انتہائی اہم موقع پر ایک بار پھر اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اِس عظیم قوم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور امن، سلامتی اور ہم آہنگی کا روشن مینار بننے کی توفیق عطا کرے۔

آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

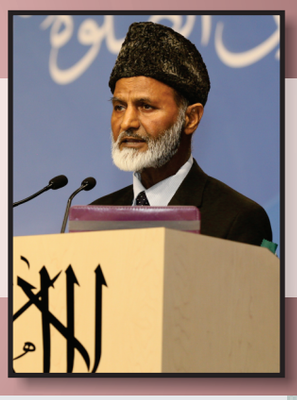

نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر جمعۃ المبارک کے روز 7 جولائی 2017ء کو پہلے اجلاس کی افتتاحی تقریر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔مکرم امیر صاحب نے سورۃ العنکبوت کی آیت 46 ’نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے‘ کے موضوع پر انٹرنیشنل سینٹر میں انگریزی اور اردو میں خطاب فرمایا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ o (سورۃ العنکبوت 46:29)

اردو ترجمہ (حضرت مرزا طاہر احمد ،خلیفۃ المسیح الرابع)

تو کتاب میں سے، جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے، پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

میری تقریر کا عنوان ہے ’’نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔‘‘ نماز گناہوں کے ارتکاب سے بچاتی ہے اور نماز کے ذریعہ سے ہی ہمارے سابقہ گناہ معاف کرائے جاسکتے ہیں۔

قرآن کریم کے شروع میں ہی، سورہ فاتحہ میں، خدا تعالیٰ کو اس کی چار بنیادی صفات کے ذریعہ متعارف کرایا گیا ہے۔ پھر یہ بیان کیا گیا ہے کہ انسان کا خدا سے تعلق عبادت کا ہے۔ اس نیا نسان کو ایسے روحانی اور جسمانی قویٰ عطا فرمائے ہیں جو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔لیکن ساتھ ہی وہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے اسے مسلسل اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے رہنا چاہئے۔

میری گزارشات کا بیشتر حصہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ارشادات پر مشتمل ہے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں اس زمانہ میں ایمان کو ثریا کی بلندیوں سے لاکر مومنین کے دلوں میں قائم کرنے کی ذمہ داری عطا فرمائی ہے۔میری تقریر کے موضوع پر بھی حضور علیہ السلام کی تحریرات اور ارشادات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادات کے لئے پیدا فرمایا ہے۔اس عبادت کا ایک اہم حصہ روزانہ کی نمازیں ہیں۔قرآن مجید ہمیں یہ تسلی دیتا ہے کہ نماز ہمیں فحشاء اور منکر یعنی مخفی اور ظاہری بدیوں سے بچاتی ہے۔

مگر بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں،لیکن اس کے باوجود وہ گناہوں میں ملوث رہتے ہیں۔ ان کی نمازوں کا ان پر کیوں یہ اثر نہیں ہوتا؟ ان کی نمازیں انہیں گناہ سے کیوں نہیں بچاتیں؟

میں ان سوالوں کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔لیکن سب سے پہلے ہمیں دیکھنا چاہئے کہ نماز کے متعلق کیا حکم دیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں کہیں یہ نہیں کہا گیا کہ نماز پڑھو، بلکہ قرآن کریم کا یہ حکم ہے کہ نماز کو قائم کرو۔

’’اقامت الصلوٰۃ‘‘ کے کیا معنی ہیں؟

اقام کے معنی کسی چیز کو کھڑا کرنا۔کسی عمل پر دوام رکھنا۔یعنی اس چیز کو کھڑا کیا جس کے گرنے کا خدشہ تھا۔گویا اقامتِ الصلوٰۃ میں یہ پیغام ہے کہ نماز بار بار گرے گی اور نمازی کو اسے مسلسل بار بار کھڑا کرنا پڑے گا۔

اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

’’یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ یعنی وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے۔یہاں لفظ کھڑی کرنے کا آیا ہے، یہ بھی اس تکلف کی طرف اشارہ کرتا ہے جو متقی کا خاصہ ہے۔یعنی جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو طرح طرح کے وساوس کا اسے مقابلہ ہے جن کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گرتی پڑتی ہے جس کو اس نے کھڑا کرنا ہے۔جب اس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو ایک ہجوم وساوس ہے جو اس کے حضورِ قلب میں تفرق ڈال رہا ہے وہ ان سے کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے۔ پریشان ہوتا ہے۔ ہر چند حضور و ذوق کے لئے لڑتا مرتا ہے۔لیکن نماز جو گری پڑتی ہے بڑی جانکنی سے اسے کھڑا کرنے کے فکر میں ہے۔بار بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہہ کر نماز کے قائم کرنے کے لئے دعا مانگتا ہے۔اور ایسے اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی ہدایت چاہتا ہے۔ جس سے اس کی نماز کھڑی ہو جاوے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔سورۃ البقرہ،جلد اول،صفحہ 35،36)

ایک دوسری جگہ فرمایا:

’’اس طرح پر نماز کے متعلق ابتدائی حالت تو یہی ہوگی جو یہاں بیان کی کہ وہ نماز کو کھڑی کرتے ہیں یعنی نماز گویا گری پڑتی ہے۔گرنے سے مراد یہ ہے کہ اس میں ذوق اور لذت نہیں بے ذوقی اور وساس کا سلسلہ ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔سورۃ البقرہ،جلد اول،صفحہ 21)

فرمایا:

’’بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نماز میں وساوس کو فی الفور دور کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کی منشا کچھ اور ہے کیا خدا نہیں جانتا۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔سورۃ البقرہ،جلد اول،صفحہ 36)

پس اقامۃ الصلوٰۃ کے معنے:

☆ باقاعدگی سے نماز ادا کرنے کے ہیں۔اس طرح کہ نماز میں کوئی ناغہ نہ ہو۔

☆ اعتدال اور درستی کے ہیں، نماز کو اس کی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرنا اور اس کے لئے جو قواعد مقرر ہیں ان کو پورا کرنا۔ (مثلاً وضو کر کے نماز پڑھنا،نماز شرائط کے مطابق پڑھنا)

☆ نماز کو گرنے نہ دینا یعنی ہمیشہ اس کوشش میں رہنا ہے کہ توجہ مسلسل نماز میں رہے۔

☆ دوسرے لوگوں کو نماز کی ترغیب دینا۔

☆ نماز باجماعت پڑھنا۔

☆ نماز چستی اور ہوشیاری سے ادا کرنا کیونکہ سستی اور غفلت کی وجہ سے خیالات میں پراگندگی پیدا ہوتی ہے اور نماز کا مغز ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔

آیئے اب یہ دیکھتے ہیں کہ فحشاء اور منکر کیا کیا چیز ہیں۔

فحشاء کیا چیز ہے؟

☆ بے حیائی، سخت قباحت والا گناہ، وہ ہر بات جس سے اللہ نے روکا ہے۔ ایسی بدی جس کا تعلق صرف کرنے والے سے ہو۔ اور دوسروں سے اس کا تعلق نہ ہو۔

منکر کیا چیز ہے؟

☆ ناپسندیدہ بات۔ معروف اس کے مخالف معنے دیتا ہے۔ ایسی بدی جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑے۔

اس طرح ان دونوں اصطلاحات (فحشاء اور منکر) میں تمام گناہ آ جاتے ہیں۔ وہ بھی جو چھپ کر کئے جاتے ہیں اور وہ بھی جو کھلے عام کئے جاتے ہیں۔

صلوٰۃ کیسے بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے؟

☆ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارے جسمانی افعال کا اثر ہماری روح پر بھی ہوتا ہے۔ اگر ہم مسکرانے کی مصنوعی طور پر بھی کوشش کریں تو باوجود اداس ہونے کے بالآخر ہم خوشی محسوس کرنا شروع کر دیں گے۔

☆ اسی طرح نماز کے دوران ہماری مختلف حرکات وسکنات کا اثر بھی ہمارے دلوں پر ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہماری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف بار بار مبذول ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہر وقت موجود ہونے کا تصور ہمیں بدارادوں سے بچاتا ہے اور اس طرح ہم بدیوں کے ارتکاب سے بچ جاتے ہیں۔

نماز میں لذت اور ذوق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کریگا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تا کہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں۔،،

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔ سورۃ البقرہ، جلد اول، صفحہ 49)

نماز میں لذت پانے کے لئے دعا

نماز میں لذت پانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعا سکھائی ہے:

''اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا (ہو) یہ دعا کر کے کہ اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آ جاں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشنا سا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر آئے گا کہ اسی بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔ سورۃ البقرہ، جلد اول، صفحہ 49)

نماز کو سنوار کر پڑھنا

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر دس دن بھی نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویر قلب ہو جاتی ہے مگر یہاں پچاس پچاس برس تک نماز پڑھنے والے دیکھے گئے ہیں کہ بدستور روبدنیا اور سفلی زندگی میں نگونسار ہیں اور انہیں نہیں معلوم کہ وہ نمازوں میں کیا پڑھتے ہیں اور استغفار کیا چیز ہے؟'' (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔ سورۃ البقرہ، جلد اول، صفحہ 50)

فرمایا: ''غرض میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ ... پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیا کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔'' (ملفوظات۔ جلد اول، صفحہ 103)

فرمایا: ''میں نے بارہا سمجھایا ہے کہ نماز کا تعہد کرو جس سے حضور اور ذوق پیدا ہو۔ فریضہ تو جماعت کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں باقی نوافل اور سنن کو جیسا چاہو طول دو اور چاہئے کہ اس میں گریہ و بکا ہوتا کہ وہ حالت پیدا ہو جاوے جو نماز کا اصل مطلب ہے۔ نماز ایسی شے ہے کہ سیات کو دور کر دیتی ہے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔ سورۃ البقرہ، جلد اول، صفحہ 50)

نماز کیوں بدیوں سے نہیں روکتی؟

فرمایا: ''یہ جو فرمایا ہے۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں، مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا۔ باوجود یہ کہ معنے وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔'' (ملفوظات، جلد اول، صفحہ 104)

صلوٰۃ کب بے فائدہ ہوتی ہے؟

اب ہم اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں کہ اگر ہماری نماز بدیوں سے نہیں روکتی تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ نماز پڑھتے تو ہیں مگر وہ نماز کو قائم نہیں کرتے۔ یعنی وہ اپنی نماز تمام شرائط کے ساتھ نہیں ادا کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ فرماتے ہیں کہ:

"اگر یہ سوال ہو کہ یہ حالت پیدا کیوں کر ہو؟ تو اس کا جواب اتنا ہی ہے کہ نماز پر مداومت کی جاوے اور وساوس اور شبہات سے پریشان نہ ہو ابتدائی حالت میں شکوک وشبہات سے ایک جنگ ضرور ہوتی ہے اس کا علاج یہی ہے کہ نہ تھکنے والے استقلال اور صبر کے ساتھ لگا رہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے۔ آخر وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔،،

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔ سورۃ البقرہ، جلد اول، صفحہ 39)

نماز ایک ایسی چیز ہے جو کہ بار بار گرتی ہے۔ عابد کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہر وقت اسے کھڑا کرتا رہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسا کس طرح ہو سکتا ہے؟ ہم نماز میں توجہ کیسے قائم رکھ سکتے ہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ دسمبر 1916ء ''ذکرِ الٰہی'' میں نماز میں توجہ قائم رکھنے کے لئے 23 طریق بیان فرمائے ہیں، ان میں سے میں چند یہاں پیش کرتا ہوں:

☆ نماز سے پہلے وضو کیا جاتا ہے۔ یہ توجہ کے قائم رکھنے کے لئے ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ جب وضو کرنے بیٹھیں تو ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھیں کہ ہم وضو پر اگندہ خیالات کے روکنے کے لئے کر رہے ہیں۔ جب ایسا کریں گے تو نماز میں سکون حاصل ہو جائے گا اور خیالات ہماری توجہ کو پراگندہ نہیں کر سکیں گے۔

☆ نماز باجماعت کے لئے مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ خیال کریں کہ میں مسجد میں داخل ہو رہا ہوں جو خدا کا گھر ہے۔ یہ تصور کریں کہ میں اس خدا کے حضور میں کھڑا ہوا ہوں جس کی عبادت کرنے کے لئے یہ جگہ بنائی گئی ہے۔

☆ نماز پڑھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عظمت کی طرف توجہ دلانے والے الفاظ کہے جاتے ہیں۔مثلاً جب اَللّٰہُ اَکْبَر کہا جاتا ہے تو گویا اس بات سے اسے آگاہ کیا جاتا ہے کہ دیکھو، سنبھل کر کھڑے ہونا جس کے حضور میں کھڑے ہونے لگے ہو وہ سب سے بڑا ہے۔

☆ آہستہ آہستہ لفظوں کو ادا کریں اور ان کا مطلب ذہن میں لائیں تا کہ توجہ قائم رہے۔اسی وجہ سے ہمیں نماز کا ترجمہ بھی یاد ہونا چاہئے تا کہ ہم سمجھیں کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔سنت یا نفل نماز کی صورت میں خاص طور پر سورہ فاتحہ کی ایک ایک آیت کا ترجمہ دل میں دوہرائیں اور اگلی آیت کو اس وقت لیں جب پہلی کا مفہوم دل پر واضح ہو جائے۔

☆ جب مومن امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو امام کی قرات اسے جگاتی اور ہوشیار کرتی رہتی ہے۔اگر آپ نماز اکیلے پڑھ رہے ہیں تو بعض آیات کو دہرائیں تا کہ نماز میں توجہ قائم رہے۔مثلاً اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کو دہرائیں اور سوچیں کہ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور جانتے ہیں ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتے جب تک تو ہماری مدد نہ کرے اس لئے ہم صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ عبادت کا حسن یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی جائے کہ گویا میں خدا کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم یہ خیال ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔پس جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں تو یہی نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے جمائیں کہ خدا کے سامنے کھڑا ہوا ہوں اور میں اسے دیکھ رہا ہوں۔

اس بارہ میں ایک دلچسپ واقعہ قابل ذکر ہے۔حضرت جبرائیل کے دین سکھانے والی حدیث، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر تھے کہ ایک آدمی آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور سر کے بال انتہائی سیاہ۔نہ تو اس پر سفر کے آثار نظر آتے تھے اور نہ ہم میں سے اسے کوئی پہچانتا تھا۔اس نے رسول اللہ ﷺ سے چند سوال پوچھے۔ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ مجھے احسان کے بارے میں بتلائیں؟ آپ نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، پھر اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔'' بعد میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''عمر! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا: ''وہ جبریل تھے جو تمہیں! تمہارے دینی مسائل سکھانے آئے تھے۔''

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ ہماری عبادت کا حسن یہ ہے کہ ہم نماز کو اپنے محبوب رب سے اپنی ملاقات سمجھیں اور نماز کے دوران یہ تصور باندھیں کہ ہم اس کے حضور حاضر ہیں اور ہم اسے دیکھ رہے ہیں یا کم از کم یہ کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ بندہ جو دو رکعت نماز بھی ایسی پڑھتا ہے کہ ان میں اپنے نفس سے کلام نہیں کرتا اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔اب غور کرنا چاہئے کہ وہ انسان جس کو ہمیشہ ہی یہ حالت میسر ہو وہ کس قدر فضیلت حاصل کرے گا۔

نماز۔ خدا تعالیٰ سے ملاقات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے۔ ...جب انسان کسی اور جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے کہ وہ آ کر السلام علیکم کہے۔نماز سے فارغ ہوتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اللہ اکبر کہا تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا گویا ایک مقام محویت میں جا پہنچا۔پھر جب وہاں سے واپس آیا تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر آن ملا۔لیکن صرف ظاہری صورت کافی نہیں ہو سکتی جب تک دل میں اس کا اثر نہ ہو۔،،

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔سورۃ البقرہ، جلد اول، صفحہ 57)

نماز کا اصل مقصد خدا تعالیٰ کو جاننا ہے۔خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے۔بندہ گناہ کیوں کرتا ہے؟ کس حالت میں کرتا ہے؟ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے۔پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دِل کو لگا رہنا چاہئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہئے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔سورۃ البقرہ، جلد اول، صفحہ 51)

نیز فرمایا:

اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اسے دِل کی تسکین، آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اِسلام کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے۔وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔جب سے اسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے ہمارا بار ہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔سورۃ البقرہ، جلد اول، صفحہ 52)

نماز گناہ کیسے دور کرتی ہے

فرمایا: ''نماز ایسے نہ ادا کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ماثورہ دعاؤں کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا کہ اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ ... جب یہ حالت ہو گی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے معرفت بھی ایک شے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔جیسے جو شخص سم الفار۔سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا ایسے ہی جب تم کو معرفت ہو گی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا اور نماز خود دعا ہے نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ۔سورۃ البقرہ، جلد اول، صفحہ 52)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سب سے زیادہ انسان کے لئے مشکل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر اس کو یقین آ جاوے اور اس کے دل میں یہ ایمان پیدا ہو کہ اس کی اطاعت سے دونوں جہانوں میں راحت اور آرام ملتا ہے اور اس کی نافرمانی تمام دکھوں کی جڑھ ہے۔پس اگر یہ معرفت پیدا ہو جائے تو پھر خود بخود انسان گناہ سے کنارہ کش ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ خدا دیکھ رہا ہے اور وہ قادر ہے کہ اسی دنیا کو اس کے لئے جہنم بنا دے۔''

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن ، جلد 23، صفحہ 421)

اس فلاسفی کی وضاحت میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اور یہ بات تو ہر ایک کو معلوم ہے کہ جس کسی موذی چیز کا انسان کو علم ہو جاتا ہے اس سے ہمیشہ بھاگتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے چھونے میں میری ہلاکت ہے۔مثلاً انسان کسی سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا کیونکہ یقین کرتا ہے کہ اس سوراخ میں سانپ ہے۔'' (چشمہ معرفت۔روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 421)

(باقی صفحہ 27)

ایک دن آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے ساتھ

محترمہ امۃ الرفیق طاہر صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

ایک دفعہ برطانیہ کے اخبار Sunday Times کے نمائندے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے انٹرویو کے لئے آئے تا کہ وہ آپ کی زندگی کے ایک دن کی روئیداد اپنے اخبار میں مقررہ عنوان ''۔۔۔ کی زندگی کا ایک دن'' کے تحت دے سکیں۔اُن کا یہ باقاعدہ طریق تھا کہ وہ کسی بڑے انسان کی زندگی کا ایک دن اُس میں ذکر کرتے تھے۔انٹرویو کے بعد انہوں نے 6 اگست 1989ء کو پرانا عنوان بدل کر'' حضرت مرزا طاہر احمد کے ایک دن میں زندگی'' کر دیا۔ کیونکہ وہ ایک دن اس قدر بھرپور تھا گویا ایک زندگی کے برابر تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔

اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ

(تذکرہ صفحہ 550)

کہ تو وہ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

یہ سارا فیض ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کا ہے، انہی کی ہدایت اور راہنمائی ہے کہ اپنے اوقات کا بھرپور فائدہ اٹھایا جائے اور کسی لمحہ کو بھی ضائع نہ کیا جائے۔نہ صرف یہ کہ ضائع نہ کیا جائے بلکہ اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھتے ہوئے دعائیں کی جائیں۔حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ ذکرِ الٰہی سے معمور تھا۔ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا، میرا جسم تو سوتا ہے مگر میرا دل نہیں سوتا اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔

اسی مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے عظیم شخصیات کے ساتھ ایک دن گزارا جاتا ہے تا کہ عوام کو یہ علم ہو سکے کہ یہ عظیم لوگ اپنے اوقات کا مصرف کس طرح کرتے ہیں اور انہوں نے یہ عظمت کیسے حاصل کی۔

احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے سب سے بڑھ کر، سب سے مقدس وجود ہمارے پیارے آقا، فخرِ موجودات، سرورِ کائنات حضرت محمد ﷺ ہیں، جن کے لئے خدائے ذوالعرش نے یہ ساری کائنات پیدا کی۔صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی زندگی کے حالات و واقعات کو اپنی حکمت کاملہ کے تحت آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کرنے کا سامان بھی کر دیا، تا بعد میں آنے والے لوگ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہیں۔

جب ہم آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ پر نگاہ ڈالتے ہیں تو علم ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی کیسی بھرپور تھی۔اس سے ایک عام انسان بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے، ایک بچے کے لئے بھی مشعل راہ ہے، ایک غریب بھی مستفید ہو سکتا ہے، ایک امیر کے لئے بھی ہدایت کا سامان ہے، ایک یتیم و بے آسرا کے لئے بھی راہنمائی ہے اور ایک بادشاہ بھی اسے اپنے لئے لائحہ عمل بنا سکتا ہے۔

میرے پیارے آقاؐ کی زندگی کا ہر لمحہ ذکرِ الٰہی اور دعا میں گزرتا تھا۔ہر وقت توجہ کا مرکز خدائے بزرگ و برتر کی ذات بابرکات تھی اور ہر وقت اور موقع کی دعا آپؐ نے ہمیں سکھائی۔آپؐ کی زندگی کا خوبصورت پہلو وہ جدت پسندی اور تنوع ہے جو نہ صرف روزمرہ معمولات میں بلکہ دعاؤں میں بھی آپؐ ملحوظ رکھتے تھے۔آپؐ کا پورا وجود ہی دعا تھا۔اس لئے آپؐ کی ساری دعائیں تو ایک دن کے ذکر میں بیان نہیں کی جا سکتیں، صرف تھوڑی سی دعاؤں کو ہی بیان کروں گی۔

میں نے چشم تصور میں جو دن اپنے پیارے آقاؐ کی دعاؤں کے ساتھ گزارنے کا سوچا وہ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔وہ سارا دن میں نے اس خیال اور تصور کے ساتھ گزارا، گویا میں بھی پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کے ساتھ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوں۔

تہجد کے وقت بیدار ہوتے ہی صبح اٹھنے کی دعا زبان پر آ گئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

(صحیح بخاری۔کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح۔ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 448)

یعنی اس اللہ کی میں حمد و ثنا کرتا ہوں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف ہم سب نے لوٹ کر جانا ہے۔

جب باتھ روم کا رخ کیا تو یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

(صحیح بخاری۔کتاب الدعوات، باب الدعا عند الخلا، صحیح بخاری۔کتاب الوضو، باب مایقول عند الخلاء۔حدیقۃ الصالحین، صفحہ 445)

یعنی اے میرے خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں، نقصان پہنچانے والے گندے خیالات اور جراثیم سے اور نقصان پہنچانے والی گندگیوں اور بیماریوں سے۔

وضو کیا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق جو کلمات میرے پیارے آقاؐ ارشاد فرماتے تھے زبان پر آ گئے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

(سنن ابو داؤد۔جامع ترمذی۔مناجاتِ رسول، مرتبہ حافظ مظفر احمد، صفحہ 8)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا دے۔

واپسی پر غُفْرَانَکَ اللّٰھُمَّ وردِ زبان تھے۔گھر سے نکلنے سے پہلے جوتے پہنتے ہوئے یہ فرمان یاد آ گیا۔

اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ۔ لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَھُمَا تُنْعَلُ، وَاٰخِرَھُمَا تُنْزَعُ۔

(صحیح بخاری۔کتاب الادب، باب یزع النعل الیسریٰ۔ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 468-469)

یعنی جب کوئی شخص جوتی پہننے لگے تو پہلے دایاں پاؤں پہنے اور جب اتارنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں اتارے تا کہ شروع میں بھی دائیں طرف کا خیال رہے اور آخر میں بھی۔

نماز فجر کے لئے مسجد جانے کے لئے گھر سے نکلنے کی دعا لبوں پر تھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ ،اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ ، اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ، اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الادب، باب مایقول الرجل اذا خرج من بیتہ۔حدیقۃ الصالحین، صفحہ 139)

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں ۔ اے میرے اللہ !میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اسی طرح گمراہ کئے جانے سے بھی۔پھسلنے اور پھسلائے جانے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں کسی سے بھی جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناروا سلوک کیا جائے۔

راستہ میں سخت ہوا چلنی شروع ہوگئی تو یہ دعا یاد آئی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔

(صحیح مسلم ۔کتاب العیدین ،باب التعوذ عند روی الریح، جامع ترمذی۔حدیقۃ الصالحین،صفحہ 140)

اے میرے خدا! اس آندھی کی خیر چاہتا ہوں اور وہ بھلائی چاہتا ہوں جو اس میں ہے اور جس کے لئے اسے بھیجا گیا ہے۔اور میں تجھ سے اس آندھی کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس نقصان سے پناہ چاہتا ہوں جو اس میں مخفی ہے اور جن شر انگیز اور نقصان دہ حالات کے لئے اسے بھیجا گیا ہے ان سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔

درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد کا راستہ طے ہوا۔سیڑھیاں چڑھتے وقت ہر سیڑھی پر اللہ اکبر پڑھا اور مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔

(مسند احمد بن حنبل۔ حدیث فاطمہ بنتِ رسول ﷺ۔ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 306)

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔اس وقت اذان ہو رہی تھی لہٰذا ساتھ ساتھ اذان کے الفاظ دہرائے اور اذان کے ختم ہونے پر یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ، حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

(صحیح بخاری۔کتاب الاذان، باب الدعا عند النداء۔حدیقۃ الصالحین، صفحہ 301)

اے میرے اللہ! اس کامل و اکمل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! تو (ہمارے نبی محمدؐ) کو وسیلہ عطا کر،فضیلت دے اور ان کو اس مقام محمود پر مبعوث فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔ایسی دعا کرنے والا شخص قیامت کے دن میری سفارش کا مستحق ہوگا۔

اس وقت مجھے یاد آیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے اس لئے اس وقت کو دعا میں صرف کرنا چاہئے۔حدیث نبوی ہے۔

اَلدُّعَآءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ ۔

(جامع ترمذی۔کتاب الصلوٰۃ، باب ان الدعاء لا یرد بین الاذان و الاقام۔حدیقۃ الصالحین،صفحہ 300)

کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔

نماز شروع ہوئی تو خیال آیا کہ آنحضرت ﷺ سورفاتحہ سے قبل سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ کے علاوہ بعض اور دعائیں بھی پڑھتے تھے جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ آپ تکبیر اور سورفاتحہ کی تلاوت کے دوران خاموش رہتے ہیں، اس دوران آپ کیا پڑھتے ہیں؟حضور نے ان کو یہ دعا بتائی۔

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خَطَایَایَ ، کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

(صحیح بخاری،صحیح مسلم،سنن ابوداؤد،سنن نسائی۔مناجات رسول،صفحہ 13)

ترجمہ:اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح فاصلہ ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دُوری ڈال دی ہے۔اے اللہ !مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دے جس طرح سفید کپڑا دھو کر گندگی سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی،برف، اور اولوں سے دھو کر صاف کر دے۔

نماز کی ادائیگی کے بعد سنت نبوی کے مطابق یہ دعا کی۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ (صحیح مسلم۔کتاب الصلوٰۃ،باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ۔حدیقۃ الصالحین،صفحہ 136۔137)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی بادشاہ ہے، وہی مستحق حمد وثنا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے ۔اے میرے اللہ! جو تو دے دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔کسی مالدار اور طاقتور کو اس کا مال اور اس کی طاقت تجھ سے نہیں بچا سکیں گے اور نہ ہی کوئی فائدہ دے سکیں گے۔

تسبیح کے بعد مسجد سے یہ دعا پڑھتے ہوئے باہر نکلی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ للّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ۔ (مسند احمد بن حنبل۔حدیث فاطمہ بنتِ رسول ﷺ۔ حدیقۃ الصالحین،صفحہ 306)

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

مسجد کی سیڑھیاں اترتے ہوئے سبحان اللہ پڑھتی رہی۔

گھر آ کر تلاوت قرآن مجید کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ناشتہ شروع کیا تو مجھے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث یاد آ گئی کہ:

لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ، وَلَا یَشْرَبَنَّ بِھَا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِھَا۔ (صحیح مسلم۔کتاب الاشربہ،باب اداب الطعام والشراب۔حدیقۃ الصالحین،صفحہ 524)

تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

لہٰذا اس ہدایت کو مدنظر رکھتے ہوئے کھانا مکمل کر کے یہ دعا پڑھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

(جامع ترمذی۔کتاب الدعوات باب مایقول اذا فرغ من الطعام۔ حدیقۃ الصالحین،صفحہ 524)

جمعہ کا مبارک دن ہونے کی وجہ سے غسل کیا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اس دن کی اہمیت بیان کرتے ہے ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ عِیْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ ۔ (المعجم الصغیر للطبرانی۔باب الحامن اسمہ الحسن۔حدیقۃ الصالحین،صفحہ 303)

کہ اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا ہے اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو۔

گویا یہ تاکید فرمائی کہ اس دن اچھے کپڑے پہن کر عید کی سی خوشی مناؤ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک جگہ جمع ہو۔

لباس کی تیاری کے دوران یہ دعا یاد آ گئی۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ، اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَہٗ۔

(جامع ترمذی۔کتاب اللباس، باب مایقول اذالبس ثوبا جدیدا، حدیقۃ الصالحین، صفحہ 471)

اے میرے اللہ! تو ہی تعریف کا مستحق ہے، تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کپڑے کے فائدے مانگتا ہوں اور اس کی خیر چاہتا ہوں اور اس کی بھی جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کپڑے کے نقصان اور اس مقصد کے شر سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

جب تیاری کر لی تو آئینہ دیکھتے ہیں اللہ کی حمد وثنا کرتے ہیں یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ

(مسند احمد بن حنبل، صفحہ 150۔مناجاتِ رسول، صفحہ 123)

یعنی اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل وصورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنادے۔

اسی دوران مجھے یاد آیا کہ ایک دفعہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے افضل دعا کے بارہ میں پوچھا اور مسلسل تین روز تک حضور اس سوال کے جواب میں ایک ہی دعا سکھاتے رہے اور فرمایا کہ دنیا و آخرت میں اگر عافیت مل جائے تو یہ ایک بڑی فلاح ہے۔ یہی دعا رسول کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی سکھائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعا سکھاتے ہوئے فرمایا کہ ایمان لانے کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی بھلائی نہیں۔

وہ دعا یہ تھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (جامع ترمذی، جلد دوم، باب 471، حدیث نمبر 1441۔ مناجات رسول، صفحہ 92)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عفو اور عافیت کا طلبگار ہوں۔

لہٰذا ساتھ ساتھ میں یہ دعا پڑھتی رہی۔

اس وقت جسم میں کچھ درد محسوس ہو رہا تھا۔ میں نے ایک گلاس دودھ پینے کا ارادہ کیا تو مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت کا خیال آیا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں دودھ پلا کر فرمایا، جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ یہ دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ زِدْنَا مِنْہُ

(مسند احمد بن حنبل۔مناجاتِ رسول، صفحہ 44)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت ڈال دے اور اس میں ہمیں بڑھا۔

اچانک مجھے آنحضرت ﷺ کی درد کے لئے کی جانے والی دعا یاد آ گئی۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اپنے جسم میں دردوں کی شکایت کی حضور نے یہ دم سکھایا کہ تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو کہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ پھر سات مرتبہ یہ دعا کرو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ بِعِزَّتِہٖ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ

(صحیح مسلم، جلد 12، باب استحباب یدہ علی موضع الالم مع الدعا، حدیث نمبر 4068۔مناجات رسول، صفحہ 138)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ، اس کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ کا طالب ہوں ہر اس شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔

میں نے یہ دعا اسی طریق کے مطابق پڑھنی شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ محسوس کیا، الحمدللہ۔

اتنے میں میرا بیٹا یونیورسٹی جانے کے لئے خدا حافظ کرنے آیا تو سنت نبوی یاد آئی کہ رسول کریم ﷺ جب کسی کو الوداع کہتے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا پڑھتے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ

(جامع ترمذی۔مناجاتِ رسول، صفحہ 55)

یعنی میں تجھے تیرے دین، امانت اور اعمال کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

نیز یہ دعا بھی پڑھی۔

زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ اللّٰہُ ذَنْبَکَ وَ یَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کُنْتَ (مناجاتِ رسول، صفحہ 55)

کہ اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کی زاد عطا کرے۔ اللہ تیرے گناہ بخشے اور جہاں تو ہو تیرے لئے خیر آسان کر دے۔

اسی دعائیہ انداز میں اسے رخصت کیا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے گھر سے نکلی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے یہ دعا پڑھی جو آنحضرت ﷺ سواری پر بیٹھتے وقت پڑھتے تھے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ o وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ o (سورۃ الزخرف 43: 14-15)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے کام میں لگایا اور ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے، اور ہم یقیناً اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

ساتھ ہی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو مسنون دعا بیان کی ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے، پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم

(معجم طبرانی۔مناجاتِ رسول، صفحہ 54)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، یقیناً میرا رب بخشنے والا اور مہربان ہے۔

گھر سے نکلتے ہوئے خیال آیا کہ راستہ میں ایک بہن کی عیادت بھی کرتی چلوں جو باعث ثواب و برکت ہے۔ ان کے گھر پہنچی۔ واقعی ان کی طبیعت بہت خراب تھی۔ جب اُن کے پاس بیٹھ کر دعا کر رہی تھی تو اس وقت مجھے یہ حدیث یاد آئی جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب اپنے کسی رشتہ دار کی عیادت کے لئے آتے تو اپنا دایاں ہاتھ اُس کے سر پر پھیرتے اور یہ دعا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ، رَبَّ النَّاسِ! اَذْھِبِ الْبَأْسَ، اِشْفِ، اَنْتَ الشَّافِیْ، لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ، شِفَآءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا۔

(صحیح مسلم۔کتاب السلام، باب استحباب رقی المریض۔حدیقۃ الصالحین، صفحہ 552)

ترجمہ: اے میرے اللہ! جو لوگوں کا رب ہے اس بیماری کو دور کر دے اور اسے شفا دے کہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی اور شفا نہیں۔ تو اسے ایسی شفا دے جو بیماری کا کچھ بھی اثر باقی نہ چھوڑے۔

چنانچہ درود شریف پڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھی کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ نے کس طرح ہمیں ہر موقع کی مناسبت سے دعائیں سکھائی ہیں۔

ابھی جمعہ کی نماز میں کافی وقت تھا لہٰذا سوچا کہ قبرستان بھی چلی جاؤں کیونکہ قبرستان قریب ہی تھا۔ اس وقت حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یاد آئی کہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو سکھایا کہ ان میں سے جب کوئی قبرستان میں جائے تو السلام علیکم کہے۔ یعنی اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم سے جلد ملنے والے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت اور سلامتی چاہتا ہوں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ! وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ، اَسْئَالُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔ (صحیح مسلم۔حدیقۃ الصالحین،صفحہ 578)

اب نماز جمعہ کا وقت ہو رہا تھا۔مسجد پہنچی اور نماز جمعہ ادا کی۔ نماز کے بعد کی دعائیں پڑھتے ہے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یاد آئی کہ آپؐ نے فرمایا تھا۔

آنحضرت ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔معاذ نے عرض کیا۔میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی قسم مجھے بھی آپ سے بہت پیار ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اے معاذ! پھر میں تمہیں ایک تاکیدی نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی نہ بھولنا۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستغفار۔حدیقۃ الصالحین،صفحہ 294)

کہ اے اللہ! تو خود میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر و شکر بجا لا سکوں اور (مقبول) خوبصورت عبادت کی توفیق دے۔

مسجد سے نکلنے لگی تو ایک پریشان حال بہن ملیں اور اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ان کو دیکھ کر مجھے وہ واقعہ یاد آ گیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کے بعد پریشان حالت میں دیکھا اور وجہ پوچھی۔انہوں نے قرض اور بعض دوسری پریشانیوں کا ذکر کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھاں جس سے تیرے سارے قرض اور پریشانیاں دور ہوں۔پھر آپؐ نے فرمایا، صبح شام یہ دعا پڑھا کرو۔ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے یہ دعا آزما کر دیکھی ،اللہ نے میری ساری پریشانیاں اور قرض دور کر دیئے میں نے فوراً انہیں یہ دعا بتائی تا کہ وہ اسے پڑھیں اور برکت حاصل کریں۔وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ۔

(سنن ابوداؤد۔ مناجاتِ رسول،صفحہ 70)

ترجمہ یہ ہے: اے اللہ! میں ہم وغم سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔اور عاجز رہ جانے اور سستی سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں۔ اور بخل اور بزدلی سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں اور قرض اور لوگوں کے غضب کے نیچے دب جانے سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھتی ہوئی باہر آئی اس وقت اچانک خادم رسول ﷺ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال آیا کہ ایک دفعہ ان سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ کون سی دعا پڑھتے تھے تو آپؓ نے بتایا کہ آپؐ یہ دعا پڑھتے تھے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورۃ بقرۃ 2:202)

(حدیقۃ الصالحین،صفحہ 171)

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا کر اور آخرت میں بھی۔اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا، آمین۔

اس دعا کا ورد کرتے ہوئے اپنی دوست کے گھر کی راہ لی جس نے اس روز کھانے پر بلایا تھا۔راستہ میں خیال آیا کہ بازار سے کیک اور پھول لے لوں۔بازار میں داخل ہوتے ہوئے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ دعا یاد آئی کہ آنحضرت ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْصَفْقَۃً خَاسِرَۃً (مستدرک حاکم۔ مناجاتِ رسول، صفحہ 51)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں) اے اللہ میں تجھ سے اس بازار اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں اور میں اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔اے اللہ !میں اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ بازار میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا گھاٹے والا سودا کروں۔

میں نے بھی یہ دعا پڑھی، خریداری کی اور دوست کے گھر پہنچ گئی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی۔ دوست سے ملاقات ہوئی۔مزے کا کھانا کھایا۔کھانے کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان یاد آیا کہ ایک دفعہ انہیں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت ﷺ نے گھر لے جا کر دودھ پلایا اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کھانا عطا کرے یہ دعا کرو۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ، وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ

(جامع ترمذی،سنن ابوداؤد۔مناجاتِ رسول، صفحہ 44)

ہم نے بھی دعا کی اور واپس روانہ ہوئی۔

راستہ میں دعا کی طرف توجہ کی کہ اس وقت کون سی دعا کروں تو حضرت امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یاد آئی کہ ایک دفعہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ آپ نے ڈھیر ساری دعائیں کی ہیں جو ہمیں یاد ہی نہیں رہیں۔آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک جامع دعا سکھاتا ہوں تم یہ یاد کر لو۔وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ۔

(جامع ترمذی۔مناجاتِ رسول،صفحہ 82)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ چاہی۔تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔

بہت ہی پیاری دعا ہے۔اسی کو پڑھتے ہوئے راستہ طے ہوا۔ گھر کے قریب پہنچی تو اچانک آسمان پر نظر پڑی۔دیکھا تو نیا چاند طلوع ہو رہا تھا۔بے اختیار زبان پر نئے چاند کی دعا جاری ہوگئی۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ، ھِلَالُ رُشْدٍ وَخَیْرٍ۔

(حدیقۃ الصالحین،صفحہ 312)

یعنی اے اللہ! اس چاند کو ہم پر خیر و برکت اور سلامتی کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔یہ چاند خیر و بھلائی کا چاند ہو، خیر و بھلائی کا چاند ہو، خیر و بھلائی کا چاند ہو، میں اس اللہ پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعامات کا تصور کرتے ہوئے خدا کی شکر گزاری کی کیفیت پیدا ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کے کس قدر انعامات ہیں جن کا ہم شکر ادا نہیں کر سکتے۔اللہ کے شکر کی توفیق بھی خدا ہی سے مانگنی چاہئے۔جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دعا میں نے آنحضرت ﷺ سے ایسی سیکھی ہے جسے میں کبھی بھی پڑھنا بھولتا نہیں ہوں جو یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَعْظِمُ شُکْرَکَ، وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ، وَ اَتَّبِعُ نُصْحَکَ، وَاَحْفِظُ وَصِیَّتَکَ۔

(مسند احمد، جلد2، صفحہ311)

(خزینۃ الدعاء،صفحہ 137)

اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ تیرا بہت زیادہ شکر کر سکوں۔اور بہت زیادہ تجھے یاد کروں اور تیری خیر خواہی کی باتوں کی پیروی کروں اور تیرے تاکیدی حکموں کی حفاظت (اپنے عملوں سے) کر سکوں۔

ساتھ ہی یہ دعا پڑھنے کی طرف توجہ ہوئی جس میں حضرت

بلال بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص یہ استغفار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ (سنن ابوداؤد، جامع ترمذی۔ مناجاتِ رسول، صفحہ 100)

میں اس اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور قائم ہے اور دوسروں کو زندہ اور قائم رکھتا ہے اور میں اسی کی طرف جھکتا اور توبہ کرتا ہوں۔

اسی طرح دعا کرتے ہے گھر میں داخل ہوگئی۔ نماز مغرب کا وقت ہوگیا تھا نماز ادا کی اور کھانے کی تیاری میں مصروف ہوگئی۔

کھانے کی تیاری کے دوران درود شریف اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم وردزبان تھے جس سے کھانا اچھا بنتا ہے اور کھانے والوں کے لئے بھی برکت کا موجب ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد نماز عشا ادا کی۔

نماز کے بعد کی دعائیں پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے بھلائی اور ہر شر سے پناہ مانگنے کے لئے یہ دعا کی جو حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ، مَاعَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ۔ (مسند ابوداؤد۔ مناجاتِ رسول، صفحہ 123)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سب بھلائیوں کا طالب ہوں، جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں، اور تمام قسم کے شر سے پناہ مانگتا ہوں خواہ میں انہیں جانتا ہوں یا نہیں۔

پھر سید الاستغفار پڑھا جس کے متعلق حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح یا شام یہ دعا پڑھے اور پھر اس دن یا رات فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ، خَلَقْتَنِی، وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ، وَ اَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْلِی اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (سنن ابوداؤد۔ مناجاتِ رسول، صفحہ 32)

ترجمہ: اے اللہ تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حسب توفیق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور تیرے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

بستر پر لیٹ کر ساری توجہ اللہ کی طرف کرتے ہوئے اپنے بے شمار گناہوں اور غلطیوں کا سوچ کر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یاد آئی کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میرے گناہ بے حساب ہیں، میرے گناہوں کا کوئی شمار نہیں۔ آپؐ نے اسے تین مرتبہ یہ دعا کہلوائی اور پھر فرمایا اب اٹھو اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دئے ہیں۔ میں نے بھی اسی پر عمل کرتے ہوئے کہ خدائے بزرگ و برتر میری بھی ساری غلطیوں اور گناہوں سے صرفِ نظر فرمالے، یہ دعا تین دفعہ پڑھی کہ خدا محض اپنے فضل سے مغفرت عطا فرمائے ، آمین۔

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی مِنْ عَمَلِیْ (مستدرک حاکم۔ مناجاتِ رسول، صفحہ 100)

ترجمہ: اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے کہیں زیادہ وسیع تر ہے اور مجھے امید اپنے عمل پر نہیں، تیری رحمت پر ہے۔

سونے کی دعا پڑھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مکمل پناہ میں آنے کے لئے یہ دعا بھی پڑھ لی تا کہ پرسکون نیند عطا ہو۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ، وَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

(جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، مؤطا امام ملک۔ مناجاتِ رسول، صفحہ 40)

ترجمہ: میں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔ اس کے غضب سے، عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وساوس سے اور اس بات سے کہ مجھے ان کی جواب طلبی کا سامنا کرنا پڑے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کے مطابق کہ آنحضرت ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے، میں نے بھی اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھا اور یہ دعا پڑھنی شروع کی۔

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَۃً وَرَھْبَۃً اِلَیْکَ، لَامَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰی اِلَّا اِلَیْکَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات، باب النوم علی اشق الایمن۔ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 447)

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں، اپنی آبرو تیرے سپرد کرتا ہوں، اپنے سارے معاملات تیرے حوالے کرتا ہوں اور تجھے اپنا سہارا بناتا ہوں۔ تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تجھ ہی سے ڈرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں اور نہ ہی کوئی جائے نجات۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لاتا ہوں جو تو نے اتاری ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لاتا ہوں جو تو نے بھیجا ہے۔

اس کے بعد درود شریف پڑھتے ہی پُرسکون نیند کی آغوش میں چلی گئی۔ ----

مجھے ہے حکم کہ صلّے علیٰ میں پڑھتا رہوں

مکرم انصر رضا صاحب

مجھے ہے حکم کہ صلّے علیٰ میں پڑھتا رہوں
خدا کی بندگی میں اُن کو یاد کرتا رہوں

میں اپنے آقاؐ کے قدموں کی خاک پر ہوں نثار
میں بار بار جیوں بار بار مرتا رہوں

وہ بڑھ رہے ہیں ہر اک آن آگے ہی آگے
میں اُن کے نقش قدم پر مدام بڑھتا رہوں

میں اپنے اشکوں سے دھوتا رہوں وجود اپنا
نہ جانے کب وہ بلالیں تیاری کرتا رہوں

گھڑی وہ کفر کی آئے خدا نہ کرے کبھی
زباں پہ ذکرِ نبیؐ ہو نہ سانس بھرتا رہوں

رضائے مولیٰ ہے جب ان کی رضا میں تو رضاؔ
خدا کا پیارا بنوں اُن سے پیار کرتا رہوں

ساتویں قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2016ء

انفرادی ملاقاتیں، Metroland Media کو انٹرویو، پریس ومیڈیا کوریج، نماز جنازہ حاضر وغائب، تقریب آمین، خطبہ جمعہ، تقریب بیعت، کالج اور یونیورسٹی کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ کلاس، اہم مجلس سوال وجواب

مکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب وکامراں، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُوررس نتائج کا حامل رہا ہے۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہونا تھا۔ تیسرے ملک شام سے دوصد کے قریب احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہرؔ صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپرد قلم فرمائی ہے جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار مسلسل چھپ چکی ہیں۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔

(ایڈیٹر)

19/اکتوبر بروز بدھ 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آج ملاقات کرنے والے خاندان کینیڈا کی مختلف جماعتوں برامپٹن، احمدیہ ابوڈ آف پیس، میپل، وان، بیری، مالٹن، پیس ویلج اور ٹورانٹو سے آئے تھے۔ ان کے علاوہ پاکستان، بنگلہ دیش اور شارجہ سے آنے والے بعض خاندانوں اور احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے طلباء اور طالبات کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے تین بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور خاندانوں کے افراد سے ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس پروگرام میں 35 خاندانوں کے 145 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس کے علاوہ 14 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں شہدائے لاہور کے خاندان بھی تھے۔ اور شام سے عرب مہاجرین کے خاندان بھی تھے۔ ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف اور مشکلات دُور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔

طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور ان کی پریشانیوں اور تکالیف اور مشکلات راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں اور یہ بابرکت گھڑیاں انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کرگئیں۔

ان سبھی خاندانوں کے افراد نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر سے مسجد بیت الاسلام جانے کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ کے دونوں اطراف مرد وخواتین کے ہجوم نے والہانہ انداز میں اپنی فدائیت اور محبت کا اظہار کیا۔ خواتین جہاں پیارے آقا کے دیدار سے خود فیضیاب ہورہی تھیں وہاں اپنے چھوٹے بچوں کو دونوں ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے اپنے آقا کا دیدار کروارہی تھیں۔ سردی کے موسم میں یہ عشاق اپنے آقا کے دیدار کے لئے گھنٹہ گھنٹہ بلکہ اس سے بھی

زائد وقت کھڑے رہتے تھے کہ نہ جانے کس وقت حضور انور کا اس راہ سے گزر ہو اور ہم خلیفۃ المسیح کے چہرہ کی ایک جھلک دیکھ سکیں۔

انتظار کرنے والوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو دُور دُور سے اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ اُن میں سے ایک عرب احمد درویش صاحب بھی ہیں جن کے گھر کا راستہ بذریعہ کار 40 منٹ ہے لیکن کار نہ ہونے کی وجہ سے یہ اکثر بس پر دو گھنٹے کا سفر کر کے آتے ہیں اور پھر اس جگہ پر اپنے آقا کے دیدار کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں جہاں سے حضور انور کا گزر ہونا ہوتا ہے اور پھر جب حضور انور ان کے قریب سے گزرتے ہیں تو یہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتے اور اکثر بے اختیار ہو کر بلند آواز سے کہتے ہیں: أُحِبُّکَ یَا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن کہ اے امیر المومنین! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

روزانہ چار گھنٹے کا سفر اور دو تین گھنٹے مسجد کے اردگرد گزارنے سے ان کا واحد مقصد خلیفہ وقت کی زیارت اور حضور کے پیچھے نماز ادا کرنا ہے۔

کسی زمانے میں ان کا تعلق شام کے بعض متشدّد گروپس سے تھا۔ ان کے بھائی عبداللہ درویش صاحب نے پہلے بیعت کی تو یہ اپنے بھائی کے سخت مخالف ہو گئے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی تو احمدیت سے شدید مخالفت اور نفرت محبت میں بدل گئی۔ اکثر کہتے ہیں کہ نماز کی جو لذّت خلیفہ وقت کی اقتدا میں نصیب ہوئی ہے ایسی لذّت مجھے پہلے کبھی کہیں بھی نہیں ملی۔

ان پروانوں میں ایک نوجوان میاں بیوی بھی ہیں جو ہر اُس راہ پر آن کھڑے ہوتے ہیں جہاں سے خلیفہ وقت کا گزر ہونا ہوتا ہے۔ جب حضور انور تین دن کے لئے آٹوا تشریف لے گئے تو یہ جوڑا پروانوں کی طرح وہاں بھی جا پہنچا۔ جب ان سے بات ہوئی تو کہنے لگے کہ ہم دونوں مانٹریال سے قریباً 500 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے ہیں اور ہم نے ایک ماہ کے لئے پیس ویلج میں ایک اپارٹمنٹ کرایہ پر لی ہے اور ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیارے آقا کا دیدار کریں اور حضور کی اقتدا میں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کریں۔

ان راہوں پر کھڑے ہونے والوں کے نیک جذبات، ان کے دلوں کی کیفیات اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اپنے محبوب آقا کو اپنے درمیان اپنے گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان لوگوں کے نصیب جاگ اٹھے ہیں۔ اللہ یہ سعادتیں اس بستی کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔ آمین

20/اکتوبر بروز جمعرات 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی خدمت میں روزانہ مرکز لندن اور دنیا کے مختلف ممالک سے رپورٹس اور خطوط موصول ہوتے ہیں اور حضور انور ساتھ ساتھ ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ حاضر وغائب

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر اور نو (9) دیگر مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب نے 15/اکتوبر 2016ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم انتہائی ملنسار، غریب پرور اور دل موہ لینے والی شخصیت کے مالک تھے۔ اپنی اہلیہ سے ان کا سلوک بہت اعلیٰ تھا۔ باقاعدہ چندوں کے علاوہ دیگر مالی جماعتی تحریکات پر دل کھول کر قربانی کرتے۔ گردوں کی لمبی بیماری کے دوران نہایت صبر کا مظاہرہ کیا۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔

درج ذیل احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم رانا منور احمد خان صاحب (کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

27/اگست 2016ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھگڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے بیٹے اور حضرت چوہدری عبدالسلام صاحبؓ کاٹھگڑھی کے پوتے تھے جنہوں نے 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر جہلم کے دوران لاہور میں دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم نے ملازمت کا آغاز تعلیم الاسلام کالج کی لائبریری سے کیا۔ پھر 50 سال دفتر وصیت میں انتہائی اخلاص سے خدمت کی توفیق پائی۔ آدھی رات کو بھی کسی موصی کی وفات کی خبر ملتی تو وصیت کی کارروائی کے لئے اسی وقت دفتر چلے جاتے تا کہ ورثاء کو اس معاملہ میں پریشان نہ ہونا پڑے۔ مرحوم نہایت سادہ مزاج، خوش اخلاق وملنسار تھے۔ ہر ایک سے اچھا اور دوستانہ تعلق تھا۔ دفتر میں تمام کارکنان سے باہم محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ وہ سبھی آپ کی عزت کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم خالد احسان صاحب (آف لاہور) 14/اگست 2016ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ 2001ء میں بیعت کی اور بہت جلد ایمان واخلاص میں ترقی کی۔ مجلس انصاراللہ علاقہ لاہور میں بطور آڈیٹر اور نائب ناظم علاقہ خدمات بجالاتے رہے۔ اپنی اہلیہ کے ساتھ مل کر بچوں کو دینی تعلیم اور قرآن کریم سکھانے کی کلاسز لگاتے رہے۔ دعوت الی اللہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خادم خلق انسان تھے۔ نہایت شریف النفس اور مرنجاں مرنج تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

☆ مکرمہ صادقہ ثریا صاحبہ (ربوہ) 10 جون 2016ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مخلص اور تعاون کرنے والی خاتون تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ آپ مکرم لیاقت احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ منصوبہ بندی کمیٹی ربوہ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرمہ بڈیا صاحبہ (مصطفیٰ آباد فیصل آباد) سال 2013 میں 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ انڈونیشیا سے آئی تھیں۔ جائیداد وغیرہ چچا نے چھین لی تھی۔ 1964ء میں فیصل آباد میں بیعت کی۔ نمازوں کی پابند، خلافت سے محبت رکھتی تھیں۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔

☆ مکرمہ مصباح النصر صاحبہ (اہلیہ مکرم نوید احمد باجوہ صاحب۔ ربوہ) 16 جولائی 2016ء کو 28 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کا بچپن ہی سے جماعت کے ساتھ عمدہ تعلق تھا۔ ناصرات اور لجنہ اماء اللہ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ دیندار، دعا گو، صابر وشاکر اور بہادر خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ مریم سکول ربوہ میں ٹیچر تھیں اور بیسٹ ٹیچر کے انعامات لیا کرتی تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

☆ مکرم رشد المنان صاحب (ابن مکرم عبدالمنان شاد صاحب مرحوم یوکے) 26/اگست 2016ء کو 47 سال کی عمر میں

انگلستان میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم اعلیٰ صفات کے مالک،خوش مزاج،غریبوں کے ہمدرد،رشتوں کو عزت دینے والے اور جوڑنے والے نیک انسان تھے۔آپ جماعت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔خلیفہ وقت کے ساتھ بڑا پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔صدر صاحب جماعت کے ساتھ تعاون مثالی تھا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم) 16 ستمبر 2016ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ کا بچپن قادیان میں گزرا۔تہجد گزار نیک خاتون تھیں۔لمبا عرصہ کروندی میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔خلافت سے غیر معمولی اور گہرا لگاؤ تھا۔حضور انور کے خطبات اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس القرآن کی ریکارڈنگ بہت باقاعدگی سے سنتی تھیں۔آپ کا زیادہ تر وقت تلاوت قرآن کریم اور جماعتی کتب و رسائل کے مطالعہ میں گزرتا۔مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ (آف لاہور) گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ نمازوں کی پابند، بہت نیک، پرہیزگار اور صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔خلافت سے انتہائی پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔حضرت مسیح موعودؑ اور خلافت کے لئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔آپ اپنے گاؤں 33 چک ضلع سرگودھا کی 30 سال صدر لجنہ رہیں اور انتہائی محنت اور اخلاص کے ساتھ اس ذمہ داری کو سرانجام دیتی رہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ (جرمنی) کی نانی تھیں۔

☆ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب (آف چک L9/128 ضلع ساہیوال۔حال ربوہ) 3/اگست کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نے ساہیوال قیام کے دوران نائب امیر ضلع ساہیوال کے علاوہ مقامی جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔آپ کچھ عرصہ سے ربوہ کے محلّہ بشیر آباد میں اپنے بیٹے مکرم انوار احمد انوار صاحب مربی سلسلہ کے پاس مقیم تھے۔آپ کے ایک پوتے مکرم سلطان نصیر احمد صاحب بھی مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف خاندانوں کے افراد سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج شام کے اس سیشن میں 34 خاندانوں کے 175 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

یہ خاندان کینیڈا کی جماعتوں ڈرہم، پیس ویلج، سکاربورو، احمدیہ ابوڈ آف پیس، ریکسڈیل، ویسٹن، بریڈفورڈ، ملٹن، برانٹ فورڈ، ٹورانٹو اور رچمنڈ ہل سے آئے تھے۔

یہ سبھی وہ خاندان تھے جو اپنے پیارے آقا سے اپنی زندگی میں پہلی بار مل رہے تھے۔ان میں شہدائے لاہور کے خاندانوں کے علاوہ شام سے آنے والے مہاجرین کے خاندان بھی تھے۔ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے باتیں کیں اور آقا کے قرب میں چند لمحات گزارے ان کے دلوں کو تسکین ملی اور سینے برکتوں سے بھر گئے اور برسوں کی دیدار کی پیاس بجھی۔ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی۔

فاران احمد، حارث ابراہیم احمد، حاشر احمد خان، انتصار احمد، محمد صدیقی، رومان علی ملک، سلمان احمد، زیان ہادی، توفیق احمد، توحید احمد، یوسف کریم، زین احمد، سالک ہنجراء، ذیشان باسط مرزا، جذبہ شہزاد، ارسلان باجوہ، حسیب احمد، جاذب احمد، محتد اجوئیہ، فیض احمد، ایقان احمد۔

ہادیہ یوسف، لبیقہ رشید، ملاحت احمد، علیشا مقصود، فائزہ شہزادی، سبیکہ احمد، عارفہ بشریٰ سید، عطیۃ الکافی، حنا احمد۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

21/اکتوبر بروز جمعہ 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ''مسجد بیت الاسلام'' کے دونوں ہالوں میں مردوں کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔نیز مردوں کے لئے دو بڑے بڑے شامیانے بھی لگائے گئے تھے۔خواتین کے لئے ایوان طاہر میں انتظام کیا گیا تھا نیز خواتین کے لئے بھی دو بڑے بڑے شامیانے لگائے گئے تھے۔

پیس ویلیج کی جماعتوں کے علاوہ اردگرد کے حلقوں سے بھی احباب جماعت بڑی تعداد میں جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔مجموعی طور پر 6,400 مرد وخواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بج کر تیس منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج میں جماعت کے دو خادموں کا ذکر کروں گا جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے جن میں

سے ایک مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب ہیں اور دوسری فضل عمر ہسپتال کی شعبہ گائنی کی ڈاکٹر نصرت جہاں ہیں۔حضورانور نے فرمایا کہ جو انسان بھی دنیا میں آیا اس نے ایک دن یہاں سے رخصت ہونا ہے لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ جن کو اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائے اور انسانیت کی خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں مرحومین کی مختلف خدمات اوران کے ذاتی اوصاف کا تفصیل سے ذکر خیر فرمایا اور مرحومین اوراُن کے پسماندگان کو دعاؤں سے نوازا۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن مورخہ 12 نومبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ اڑھائی بجے ختم ہوا۔ اور یہ خطبہ جمعہ ''مسجد بیت الاسلام'' سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہوا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ ونماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب مرحوم اور محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

تقریب بیعت

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ بیعت کرنے والوں میں 14 نومبائعین اور 10 نومبائعات شامل تھیں۔حضورانور کے دست مبارک پر تین نومبائع افراد کو ہاتھ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ان تین افراد کے پیچھے ایک نومبائع اپنے تین بچوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔اس کے علاوہ باقی نومبائعین پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

بیعت کی یہ تقریب ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوئی اور ایک عالمی رنگ اختیار کر گئی۔ دنیا بھر کے ممالک کی جماعتوں نے اس بیعت کی تقریب میں شرکت کی سعادت پائی۔

آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

کالجز اور یونیورسٹیز کی طالبات کی حضورانور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

پروگرام کے مطابق چھ بجکر دس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لائے اور کالج اور یونیورسٹی کی طالبات کی حضورانور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو عزیزہ خولہ ساہی صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ عالیہ ظفر صاحبہ نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ ماریہ اقبال صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ مبارکہ پیش کی اور عزیزہ ثناء ممتاز صاحبہ نے اس کا ترجمہ بیان کیا۔

حضورانور نے فرمایا یہ پروگرام کس نے بنایا ہے؟ یہ لجنہ کا کام تو نہیں ہے۔احمدیہ مسلم اسٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی صدر کا کام ہے۔

اس پر بتایا گیا کہ ہر یونیورسٹی کی اپنی AMSA کی صدر ہوتی ہے۔تو اس پر حضورِانور نے فرمایا ایک سینٹرل بھی تو AMSA کی صدر ہوتی ہے۔

اس پر منتظمہ نے عرض کیا کہ وہ نیشنل سیکرٹری تعلیم کے تحت ہیں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ سیکرٹری تعلیم کا تو کوئی کام نہیں ہے۔AMSA کو خود اپنا پروگرام بنانا چاہیے۔

اس کے بعد خولہ میاں صاحبہ نے نظم پیش کی۔

☆ بعدازاں لبیدہ رشید صاحبہ نے ''حیا'' کے عنوان پر مضمون کا پہلا حصّہ پیش کیا۔جس میں کہا کہ سویڈن میں 28 مئی 2016ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اور ناصرات کو ایک مطمحِ نظر دیا کہ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَان۔یعنی حیا ایمان کا حصہ ہے۔آج ہم حیا کی اہمیت کے بارہ میں بیان کریں گے۔ قرآن کریم بار بار یہ نصیحت بیان فرماتا ہے کہ سچے مومن وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کے احکامات سنتے ہیں اور ان کی پیروی کرتے ہیں۔جن میں سے ایک حیا کا پہلو اختیار کرنا ہے۔جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ:

'اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔'(33:36)

اس ماہ کے آغاز میں جلسہ سالانہ کینیڈا 2016ء کے موقع پر لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حیا کا مقصد عورتوں کی عزت اور پاکیزگی بڑھانا ہے۔حضورانور نے مزید فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَان یعنی کہ اس حدیث کی روشنی میں جن لوگوں میں حیا نہیں، ان میں ایمان نہیں۔اس لئے یہ لازمی ہے کہ ہم اس بات کو سمجھیں کہ حیا الٰہی صفت ہے۔تاریخ ایسی مومن عورتوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہے جو مجسم حیا تھیں۔ایسی ہی ایک مثال قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے دو عورتوں کو اپنے جانوروں کو پانی پلانے میں مدد کی تھی جو حیا کی وجہ سے پیچھے کھڑی تھیں۔قرآن کریم فرماتا ہے پس ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس حیا سے لجاتی ہوئی آئی۔(28:26)۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس حیا سے اتنا خوش ہوا کہ ایسا واقعہ جس کو لوگ بھلا چکے ہوتے اس کو قرآن کریم میں محفوظ فرما دیا اور اس طرح تاقیامت لوگوں کے لئے باعث نصیحت ہوا۔

☆ اس کے بعد عزیزہ مبشرہ صاحبہ نے اسی مضمون کا دوسرا حصّہ پیش کیا جس میں بتایا کہ ہمارے لئے حضرت عائشہؓ میں بھی ایک بہترین مثال ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے متعلق فرمایا کہ آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو۔عظیم بادشاہوں اور سرداروں نے حضرت عائشہؓ سے دین سیکھنے کا شرف حاصل کیا اور آپؓ نے اس تمام عرصہ میں حیا کا پہلو نہ چھوڑا اور حیا اور پردے کی ایک زبردست مثال قائم کی۔

ایک اور مثال حضرت خولہؓ کی ہے۔ اسلام کی ایک عظیم مجاہدہ۔ایک موقعہ پر جب مسلمان اور رومن افواج کی جنگ ہو رہی تھی، مسلمان فوج نے دیکھا کہ چہرہ ڈھانکے ایک فوجی نہایت بہادری سے دشمن فوج کا مقابلہ کر رہا ہے۔جب یہ فوجی واپس لوٹا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے پوچھا کہ اے مجاہد اسلام اپنا نام تو بتاؤ، ہماری آنکھیں تمہارے چہرے کو دیکھنے کے لئے ترس رہی ہیں پس اپنے چہرہ سے پردہ ہٹاؤ۔اس پر اس مجاہد نے نقاب گرانے سے انکار کر دیا۔اسے پھر کہا گیا کہ اے نوجوان ہم تمہارا چہرہ دیکھنے کے خواہاں ہیں۔اس پر مجاہد نے کہا اے سپہ سالار میں نافرمان نہیں لیکن خدا کا یہ حکم ہے کہ میں بے پردہ نہیں ہو سکتی میں ایک عورت ہوں اور میرا نام خولہ ہے۔پس انہوں نے نقاب اتارنے سے انکار کر دیا۔ بحیثیت ایک احمدی عورت کہ ہمیں ان مثالوں کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے جن کی معاشرہ میں عظیم خدمات ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے سارے کام حیا کے دائرہ میں رہ کر کئے۔ اگر ہم مسلسل دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو ہماری حیا ہمارے لئے روک نہیں ہوگی بلکہ ہمارے لئے طاقت اور اعتماد کا باعث ہوگی۔ جب ہم نوکریوں اور اسکولوں میں جائیں گے۔حیا کے ذریعہ ہم لوگوں کو اسلام سے بھی متعارف کرا سکتے ہیں جیسے کہ لجنہ اماء اللہ نے اپنی

کامیاب نیشنل تحریک Je suis Hijabi کے ذریعہ کیا۔ حیا ایک الٰہی وصف ہے جس کے ذریعہ ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ دنیا بھر کی لجنہ اماء اللہ اس الٰہی وصف کو خلوص نیت سے اختیار کرنے والی ہوں اور احمدی خواتین حیا کا بہترین نمونہ بن جائیں جو کہ سچی مومنہ کی نشانی ہے۔ آمین۔

☆ بعد ازاں عزیزہ نزہت خورشید صاحبہ (ایم اے) نے اپنی پریزنٹیشن دی۔

حضورِ انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے Political Theory میں ایم اے کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں اپنی ماسٹرز کی ڈگری یارک یونیورسٹی میں سیاسی نظریہ (Political Theory) میں کر رہی ہوں۔ میری ریسرچ کا عنوان ہے Psychological Impact of Historical and political events on Muslims۔ میں اپنی ریسرچ کے آغاز میں ہی ہوں اور چاہتی ہوں کہ ان واقعات کو مزید سٹڈی کر کے اپنے مقالے میں شامل کروں۔ مثال کے طور پر ایک Political Theorist جس کو میں سٹڈی کر رہی ہوں وہ Franc Pheno ہے جس نے نفسیاتی اثرات پر زور دیا ہے کہ کیوں کالونیز بنائی گئیں اور افریقوں کو غلامی میں جکڑا گیا۔ اسی Pheno کے خیالات کو لے کر میں یہ ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ سالہا سال کی مغربی مداخلت اور جبر سے آج مسلمانوں پر بھی انہی افریقوں کی طرح نفسیاتی اور جسمانی اثرات اثر انداز ہیں۔ ثقافتی سامراجیت اور غیر مساوی عالمی اقتصادی طریقوں کے ذریعے بھی جو مغرب نے مسلمان ممالک کے ساتھ کئے۔

(And through the cultural Imperialism of Capitalism and its unequal global economic practices).

Pheno نے بتایا ہے کہ احساسِ کمتری جبر کے نتیجہ میں بھی ہو جاتی ہے اور میں بھی یہی ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ مغرب کی مداخلت کی وجہ سے مسلمان ممالک آج کے دور میں اسی احساسِ کمتری میں مبتلا ہیں۔ پس اسی وجہ سے یا تو مسلمان مغرب کی نقل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا جھوٹا جواز بنا کر بدلہ لینے کا سوچتے ہیں۔

افریقن کے متعلق Pheno نے یہ تجویز کیا تھا کہ اپنی ثقافت کو دوبارہ زندہ کریں اور اپنی مایوسیوں اور پریشانیوں کو مثبت رنگ میں دُور کر کے معاشرتی اور سیاسی حیثیت کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح میں بھی یہ ظاہر کرنا چاہتی ہوں کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے آپ کو با اختیار بنانے کے لئے وہ اپنے کھوئے ہوئے ایمان کو دوبارہ قائم کریں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ریسرچ بہت اہم ہے کیونکہ ہم جو احمدی مسلمان ہیں ہمیں ہمیشہ سے اس بات کا علم تھا کہ مسلمان اندرونی طور پر زخمی ہو چکے ہیں کیونکہ انہوں نے اسلام کی اصل بنیادی تعلیمات کو چھوڑ دیا ہے۔ میرے خیال میں میری ریسرچ سے ثابت ہو جائے گا کہ مسلمانوں کی روحانی اور اخلاقی حالت کی گراوٹ کس طرح ہوئی اور وہ تعلیم کی کمی اور قیادت نہ ہونے کی وجہ سے اپنی شناخت کھو بیٹھے۔

اس کے بعد عزیزہ عائشہ میاں اکرم صاحبہ نے اپنی پریزنٹیشن دی۔

☆ میں یونیورسٹی آف ونڈزر میں پی ایچ ڈی کے دوسرے سال میں ہوں اور میرا مضمون سوشیالوجی ہے۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے میں نے جو مقالہ کا عنوان چنا ہے اُس پر میں نے پہلے ہی کچھ ریسرچ کی تھی اور وہ یہ ہے Muslim women identity religious freedom and racism in Canada. عام طور پر کینیڈا کو ایسا ملک جانا جاتا ہے جو نئے آنے والوں کو کھلی باہوں سے خوش آمدید کہتا ہے اور آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ خاص طور پر ہر ایک اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کر سکتا ہے۔ مگر پچھلے کچھ سالوں سے یہاں سیاسی اور سماجی حالات بدل رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے 42 فیصد مسلمان خواتین نے مختلف طریقوں سے امتیازی سلوک محسوس کیا ہے۔ میں نے اپنی ریسرچ کے دوران سات ایسی مسلمان عورتوں سے انٹرویو کیا ہے جو کینیڈا میں ہی پیدا ہوئیں اور یہیں جوان ہوئیں اور جو حجاب لیتی ہیں کہ وہ کینیڈین مسلمان کے طور پر کیا محسوس کرتی ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ یہاں نسل پرستی بڑھ رہی ہے اور ایسا محسوس کرایا جاتا ہے جیسے ہم کہیں باہر سے ہیں اور بعض جگہ اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے بے عزتی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے یہ عورتیں تذبذب کا شکار ہیں کہ وہ حجاب اُتار دیں کیونکہ یہ اُن کی شناخت کا ایک اہم رکن ہے۔ جب میں نے اپنی یہ ریسرچ مکمل کی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے ایڈمنٹن پولیس میں کنسلٹنٹ کی جاب مل گئی۔ پولیس سے کئی مسلمان عورتوں نے پوچھا کہ کیا اگر یہ پولیس آفیسر بن گئی تو اپنا حجاب پہنے رکھے گی؟ اس کے لئے ہم نے نمونہ کے طور پر ایک حجاب بنایا جو یہاں کے حفاظتی معیار کے مطابق تھا۔ (اسکرین پر پولیس کا یونیفارم اس حجاب کے نمونہ کے ساتھ دکھایا گیا)۔ اگرچہ یہ حجاب پوری طرح اسلامی حجاب کی عکاسی نہیں کرتا مگر یہ ایک قدم ہے جس سے کینیڈا میں مسلمان عورت کی پہچان ہو سکتی ہے۔ کچھ عرصہ سے دوسری تنظیموں میں بھی پالیسی بدلی ہے جیسا کہ RCMP۔ انشاء اللہ میری کوشش ہے کہ اپنی پی ایچ ڈی کے دوران خاکسار یہ ریسرچ اور سٹڈی آگے بھی جاری رکھے تا کہ ہم مسلمان عورتوں کے لئے مثبت تبدیلی ہوتی رہے۔

☆ اس کے بعد سارہ چرکی صاحبہ نے اپنی پریزنٹیشن دی۔ انہوں نے کہا کہ میں Quebec یونیورسٹی میں ماحولیاتی معلومات کے نظام میں پی ایچ ڈی کر رہی ہوں۔ اور میرا مضمون ہے: (Responsible innovation and information system) موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے بچنے کے لئے انفارمیشن سسٹم، جدید سافٹ ویئرز اور IT کے ذریعے کام کر کے مختلف آرگنائزیشنز اور لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ responsible innovation ایک نیا نظریہ ہے جس کو یورپ میں اپنایا گیا ہے جس میں شفاف طریق سے ایک دوسرے سے مل کر ایسا کام کرنا جو خوبیوں کے لحاظ سے اور پائیداری کے لحاظ سے سوسائٹی کے لئے ضروری ہو۔ ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف لڑائی میں 2015ء کی کانفرنس ایک تاریخی کانفرنس تھی جس میں حصہ لینے والے تمام لوگوں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ ہم کاربن کے اخراج کو کم سے کم کریں گے اور دنیا کے درجہ حرارت کو دو ڈگری سے کم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے لئے آرگنائزیشنز آپس میں مل جل کر کام کریں آئندہ کے لئے ایسا لائحہ عمل بنائیں جس سے ہم یہ ٹارگٹ حاصل کر سکیں۔ جس کے لئے جدید طریقوں کو اپنانا ضروری ہوگا۔ انفارمیشن سسٹم، سوسائٹی میں ماحولیاتی تبدیلی کے حوالے سے واقعی ایک بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ مگر اس کے کچھ منفی اثرات بھی ہوتے ہیں۔

اس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ کیا آپ اپنا Subject سائنسی طور پر ڈیل کر رہی ہیں یا معاشرتی طور پر؟

اس کے جواب میں موصوفہ نے عرض کیا دونوں طرح۔ اصل میں میرا تعلق سوشل سائنس سے ہے اس لئے میں اس کے مطابق اس پر کام کر رہی ہوں۔ اور جو اس کا معاشرتی اثر ہے اُس کو سٹڈی کر رہی ہوں۔ اور ساتھ ساتھ ماحولیاتی اور اخلاقی طور پر آب و ہوا کی تبدیلی کا جو اثر ہوتا ہے اُسے ذمہ داریاں متعارف کروا کر حل کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ یہ خیال مجھے حضورِ انور کے جو عدل کے موضوع پر بہت سے خطابات ہیں وہاں سے آیا تھا کہ ہمیں عدل سے کام لینا چاہئے۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا کیا آپ نے میرا تازہ خطاب سُنا ہے؟اس پر موصوفہ نے عرض کیا جی سُنا ہے۔ مَیں نے ایک مقالہ لکھنا شروع کیا ہے جس کے تین حصے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: چین اور انڈیا کو کس طرح مطمئن کریں گے جو کہ ترقی پذیر ممالک ہیں جو انڈسٹری میں ترقی کر رہے ہیں۔ امریکا اور یورپ نے تو 40، 50 سالوں میں خوب ترقی کی ہے اور ان کی انڈسٹری انتہا تک پہنچ گئی ہیں۔ اور اب کہتے ہیں کہ دنیا کی آب وہوا تبدیل ہو رہی ہے۔ تو اب چین اور انڈیا کہتے ہیں کہ جب ہم 40 ، 50 سالوں میں ان کی طرح ترقی کر لیں گے تو پھر اس کے بارہ میں سوچیں گے۔

کینیڈا آبادی کے لحاظ سے چھوٹا ملک ہے لیکن چین اور انڈیا کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ انڈسٹری میں ترقی سے قبل یورپ اور امریکا کی بد دیانتی اور غلط پالیسیوں کی وجہ سے انہوں نے اپنے جنگلات کاٹ ڈالے اور اب یہ ترقی یافتہ ممالک کہتے ہیں کہ آب وہوا کا خیال رکھو۔ اس پر یہ ترقی پذیر ممالک، مغربی طاقتیں مشرقی ممالک کے خلاف ہیں۔

حضورِانور کے استفسار پر موصوفہ نے عرض کیا کہ مَیں یہاں بطور طالبعلم آئی تھی اور اب میں یہاں مستقل رہائش پذیر ہوں ۔

سوال وجواب

حضورِانور نے فرمایا کہ سب پریزنٹیشنز کرنے والیوں کا تعلق سوشل سائنس کے ساتھ ہے۔ کیا یہاں کوئی خالص سائنس میں پی ایچ ڈی نہیں کر رہا۔

☆ ایک طالبہ نے عرض کیا کہ مَیں فارمیسی پڑھ رہی ہوں۔ میرا سوال ہے کہ ان ممالک میں لجنہ کس طرح مختلف پروفیشنل میڈیکل سروسز جماعت کو فراہم کر سکتی ہیں؟

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ لجنہ کو چاہئے کہ بچوں کی تربیت کریں اور ان کو بچوں کی صحت پر خاص توجہ کرنی چاہئے۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا ہم دوسرے ممالک یا دوسرے علاقوں میں وقفِ عارضی کر کے میڈیکل سروسز فراہم کر سکتے ہیں؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ صرف تعلیم یافتہ لجنہ یہ کر سکتی ہیں، سب نہیں۔ آپ کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ لجنہ کو ایک ٹیم تشکیل دینی چاہئے جو اس کام میں تعلیم یافتہ ہوں اور جن میں دوسری لجنہ کو صحت کی دیکھ بھال سکھانے کی صلاحیت ہو۔ مثلاً کہ کس طرح گھروں کی صفائی کرنی چاہئے اور کس طرح حفظانِ صحت ہو۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہاں بہت سے گھر ایسے ہیں جہاں صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ بعض اوقات تو صفائی کے بغیر 10، 20 دن گزر جاتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ مجھے یہاں کا تو علم نہیں لیکن یو کے میں اسکولوں سے شکایات آتی ہیں کہ ایشیائی طلبا کی مائیں بچوں کی صحت کا خیال نہیں رکھتیں یہاں تک کہ اُن کے ناخن تک نہیں تراشتیں۔ آپ کو چاہئے کہ آپ لجنہ کو اپنی تجاویز دیں اور وہ دیکھیں کہ ان تجاویز پر کس طرح عمل درآمد ہو سکتا ہے۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں Meticulous Genetics میں کام کر رہی ہوں۔ میں خاص طور پر کینسر کے Genes پر کام کر رہی ہوں جس میں ایک جین (Gene) پر سٹڈی کر رہی ہوں کہ وہ کہاں سے اور کس طرح کام کرتا ہے؟

اس پر حضورانور نے استفسار فرمایا کہ کیا جسم کے اندر سے ہی کوئی اینٹی باڈی پیدا ہوں گی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ کیونکہ جین (Gene) کنٹرول کرتا ہے اُس کی گروتھ وغیرہ۔ تو ہم ریسرچ کر رہے ہیں کہ اگر وہ جین ختم ہو جائے تو ہم کس طرح اُس کا اثر واپس لا سکتے ہیں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ جین کنٹرول کرتا ہے جب وہ متاثر ہوتا ہے یا انفیکٹڈ (Infected) ہوتا ہے۔ جب پروٹین نہیں بن رہی ہوتی تو وہ کینسر بن جاتا ہے۔ سٹیم سیل (Stem Cell) کے ذریعے ہو سکتی ہے؟

موصوفہ نے عرض کیا کہ ہم کسی ماڈل جین (Gene) پر کام کرتے ہیں اور میں ایک ایسے WORM پر کام کر رہی ہوں جس کا پاتھ وے (Pathway) انسان کے Gene کے پاتھ وے (Pathway) جیسا ہے۔

حضورانور نے فرمایا یعنی جب جین (Gene) ختم ہو گیا تو اُس کو ڈیویلپ (Develop) کرنا ہے۔ یا اُس کی ایک طرح سے ری برتھ (Rebirth) کرنی ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ جب جین (Gene) ختم ہو جاتا ہے تو اُس کا کام کسی ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اور طریقے سے ہو جائے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ کہاں تک ریسرچ پہنچی ہے؟

موصوفہ نے عرض کیا کہ میرا کام جہاں تک ہے مجھے دو Suppressor ملے ہیں جن پر ہم مزید ریسرچ کر رہے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ کیا اس کے متعلق کہیں اور بھی ریسرچ ہو رہی ہے؟ یعنی یہ پتہ کرنے کی کوشش کر رہے کہ وہ کونسا خاص جین (Gene) ہے جو یہ کرتا ہے؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ جین کا پتہ چل گیا ہے مگر وہ کس طرح یا کس طریقے سے کرتا ہے یہ پتہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ لندن میں کسی نے والدین کا جینز (Genes) لے کر، ماں کا کسی اور عورت کے ساتھ بدل کر کیا ہے (کیونکہ وہ Fertilize نہیں کر رہا تھا) تو کیا اس طرح کر سکتے ہیں؟

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ انہوں نے جین (Gene) بدل دیا ناں!۔ یہ تو ایک طرح کی کلوننگ (Coloning) ہے۔ اس کی مذہبی حوالے سے اجازت نہیں ہے۔

☆ بعد ازاں حضورِانور نے فرمایا اور کون ہے خالص سائنس میں؟

اس پر ایک طالبہ نے عرض کیا کہ میرا medical radiation science کا background ہے۔ یعنی میں Radiation Therapy کیا کرتی تھی۔

اس پر حضورانور نے فرمایا یہ تو بڑی خطرناک چیز ہے۔ پوری طرح اپنے آپ کو ڈھانپتی ہو۔ احتیاط کرتی ہو؟

موصوفہ نے عرض کیا اب تو سائنس نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ دوسرے کمرے سے ہی کمپیوٹر میں دیکھ کر تھراپی ہو جاتی ہے۔ اب کیونکہ میرے الحمدللہ تین بچے ہو گئے تھے تو مجھے اپنی فیلڈ چھوڑنی پڑی تھی مگر اب میں ماسٹر آف میڈیکل فزکس کرنا چاہتی ہوں۔

☆ ایک طالبہ نے عرض کیا کہ میں فزکس میں ماسٹر کر رہی ہوں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ کمال ہو گیا۔ تھیسس (Thesis) بھی لکھ رہی ہو؟ کیا نام ہے مضمون کا؟

موصوفہ نے بتایا Theoretical Atomic Physics.

اس پر حضور انور نے فرمایا یعنی اس میں میتھا میٹیکس (Mathematics) زیادہ ہوتا ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا ایسا ہی ہے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا اٹلی میں جو ڈاکٹر عبدالسلام کا انسٹیٹیوٹ ہے آپ وہاں جا سکتی ہو۔

☆ ایک طالبہ نے عرض کیا کہ میں پاکستان سے پچھلے سال آئی ہوں میں نے B.Sc. honors کیا ہے medical radiation Sciences کے طور پر اور یہاں کینیڈا آ کر

پوسٹ گریجویٹ آنرز کیا ہے اور اب میں بطور technologist جاب کر رہی ہوں۔

☆ ایک طالبہ سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ بچے کو بھی پال رہی ہو اور ساتھ ساتھ پڑھائی بھی کر رہی ہو۔ تمہارا شوہر بھی مدد کرتا ہے؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا: جی حضور وہ پاکستانی ہیں اور کافی مدد کرتے ہیں وہ خود بھی پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ یہ تھوڑا مشکل ہے۔ میرا بھی یہی سوال ہے کہ کس طرح ہم باہمی طور پر ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ گھر میں توازن برقرار رکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا عورت کے لئے بڑا جہاد یہی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرے۔ تاکہ وہ مستقبل میں کامیاب سائنسدان، ریسرچرز، ڈاکٹرز، انجینئرز اور اچھے سیاست دان بن سکیں۔ میں نے یہ بات یہاں یا کہیں اور کسی خطاب میں بھی کہی تھی۔

موصوفہ نے عرض کیا حضور یہی میری نیت ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کے ساتھ ساتھ میں اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کرلوں۔ اور میں کوشش کرتی ہوں کہ بہانے بہانے سے اپنے ساتھیوں اور پروفیسرز کو تبلیغ بھی کروں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر یہ نیت ہے تو بہت اچھا ہے۔ اگر اپنی تعلیم آپ تبلیغ کے لئے بھی استعمال کر رہی ہیں تو یہ بھی اچھا ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ میرا ایک اور سوال ہے ڈے کیئر (Day Care) کے متعلق۔ میں نے اپنے بچہ کو جب وہ ڈیڑھ سال کا تھا ڈے کیئر (Day Care) میں ڈالا تھا تا کہ میں اپنی پڑھائی پر زیادہ توجہ دے سکوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جب بچہ دو تین سال کا ہو تو اُسے ماں کی توجہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس عمر میں زیادہ وقت دینا چاہئے۔ یہی عمر ہوتی ہے جب بچہ اپنی ماں کو صحیح طرح پہچانتا ہے اور سمجھتا ہے۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں سائیکالوجی پڑھ رہی ہوں۔ میرا سوال تھا کہ آج کل دماغی امراض پر بہت سٹڈی اور ریسرچ ہو رہی ہے۔ اور بہت سی دوائیاں اس میں استعمال ہوتی ہیں۔ کیا یہ صحیح طریق ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دماغی امراض کی سب سے زیادہ وجہ مایوسی اور پریشانی (frustration) ہے یا discontentment ہے یا جیلیسی (Jealousy) ہے یا حسد ہے۔ بہت ساری وجوہات ہیں۔ بعض اوقات شادی کے بعد جھگڑوں کی وجہ سے ڈپریشن ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ورزش نہ کرنے سے بھی ہو جاتا ہے۔ اور دماغ پر ضرورت سے زائد بوجھ ڈال لینا وغیرہ۔ تو اس کا حل ہے کہ گھروں کے مسائل حل ہو جائیں اور قناعت پیدا ہو جائے یعنی contentment ہو جائے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان دوسرے کی دولت یا سٹیٹس (Status) دیکھ کر حسد نہ کرے بلکہ اگر کوئی دینی لحاظ سے آگے ہو تو صرف اُس کو لینے کی کوشش کرے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ اُس سے بندہ ذہنی طور پر ٹھیک رہے گا اور اللہ یاد رہے گا۔ اس لئے بجائے دنیا دیکھنے کے اللہ کو دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کہ دل کو اطمینان اور تسلی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ ہونا چاہئے۔

پس frustration بڑھنے کی وجہ سے دنیا میں دماغی امراض بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ preferences دنیاداری ہو گئی ہے اور اُس کی وجہ سے بے چینی ہو گئی ہے۔ اور بے چینی کی وجہ سے frustration ہے اور پھر frustration کی وجہ سے آگے بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔ یہ ہیں عمومی وجوہات۔ اس لئے پنجوقتہ نمازیں پڑھو اور ذکرِ الٰہی کرو۔ اور جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے کہ دوسرے کے مال کو دیکھ کر یہ نہ کہو کہ کاش یہ میرے پاس بھی ہوتا۔ بلکہ اس کے برعکس جب کسی کو نیکی کرتے دیکھو تو خواہش کرو کہ کاش میں بھی یہ نیکی کر سکتا۔

☆ حضور انور نے مراکش کی ایک طالبہ سے پوچھا کہ تمہیں سمجھ آئی؟ پھر فرمایا کہ یہ لوگ کبھی اردو اور کبھی انگریزی میں سوال کر رہی ہیں اس لئے میں بھی دونوں زبانوں میں جواب دے رہا ہوں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ جب ہم یونیورسٹی میں یا کہیں اور کوئی تبلیغی پروگرام کرتے ہیں اور فلائرز تقسیم کرتے ہیں تو غیر احمدی مسلمان یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اُس پر نہیں لکھنا چاہیے کیونکہ لوگ اُسے پھینک دیتے ہیں اس طرح بے ادبی ہوتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اُن سے کہو کہ تم میں سے کسی مسلمان کا نام محمد یا احمد نہیں ہے؟ تو وہ جب اپنے نام کے سائن وغیرہ کرتے ہیں تو وہ کاغذ گاربیج وغیرہ میں چلے جاتے ہیں تو اس طرح کیا بے ادبی نہیں ہوتی؟ ایک طریقہ یہ ہے کہ فلائرز پر صرف بانی اسلام (Holy Prophet of Islam) لکھ لیا کرو۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں نے اسپورٹس میڈیسن Kinesiology کر رہی ہوں۔ اس میں جو خاص میری توجہ تھی وہ پبلک ہیلتھ پالیسی کو لوگوں میں پھیلانا تھی کہ کس طرح ہم دنیا کے مختلف حصوں میں خاص گروپس یا خاص علاقہ کے لوگوں کو خاص طور پر عورتوں اور بچوں کو ایسے پروگراموں میں لا سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم تو صفائی کے لئے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَان۔ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔ اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِيْمَان۔ نظافت ایمان کا حصہ ہے۔ پھر حفظانِ صحت کے لئے یہ بتایا کہ تمہیں اپنے کھانے کو ننگا نہیں رکھنا چاہئے۔ ڈھک کر رکھنا چاہئے۔ پانی تک کو ڈھک کر رکھنا چاہئے۔ پھر جیسے پُرانے زمانہ میں جب لوگ واش رُومز وغیرہ کے لئے باہر جاتے تھے کیونکہ ٹائلٹ وغیرہ نہیں ہوتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفائی کے لئے بجائے جانوروں کی ہڈیاں وغیرہ استعمال کرنے کے کم از کم صاف پتھر استعمال کرو۔ کیونکہ ہڈیوں وغیرہ میں بیکٹیریا اور جراثیم وغیرہ ہوتے ہیں۔ پس بڑی واضح تعلیم صحت کی دیکھ بھال کے لئے اسلام نے پیش کی ہے، حفظانِ صحت کے لئے بھی اور Sanitize کرنے کے لئے بھی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ مجھ سے سوال ہوتا ہے کہ کس طرح ہم مسلمان عورتوں یا لوگوں کو اس طرف لے کر آئیں۔ کونسا طریقہ اپنائیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان عورتیں اتنی آگے نہیں ہوں گی اور اس میں حصہ نہیں لیں گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر ان مسلمان عورتوں کو نہیں پتہ تو وہ Ignorant (جاہل) ہوں گی۔ کیونکہ زیادہ تر اَن پڑھ لوگ ہیں۔ تم لوگوں کو تو علم ہے کیونکہ آپ لوگ پڑھ رہے ہیں۔ افریقہ یا کسی بھی ترقی پذیر ملک میں یہی حال ہے اور صحت کی دیکھ بھال اور Sanitation وغیرہ کا بُرا حال ہے۔ تبھی تو اِبولا (EBOLA) وہاں سے نکلا تھا۔ گندگی کی وجہ سے ہوا تھا۔ تو وہ مسلمان ملک تو نہیں ہیں۔ سارے عیسائی ملک ہیں۔ تھرڈ ورلڈ ملک کا حال ہے کیونکہ اُن کے پاس ایسی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ تعلیم نہیں ہے اور وسائل بھی نہیں ہیں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا لڑکیاں پڑھائی کے سلسلے میں دوسرے ملک یا دُور جا کر رہ سکتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ یونیورسٹی کی طالبہ ہیں اور آپ کے والدین راضی ہیں بھیجنے کے لئے تو ٹھیک ہے اور یہ بات یقینی ہونی چاہئے کہ آپ وہاں لڑکیوں کے ساتھ ہی رہیں۔

(باقی صفحہ 27)

نویں T20 انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تقریبِ عشائیہ میں بابرکت شمولیت

نیز فائنل میچ کے دوران تشریف آوری اور کھلاڑیوں میں انعامات کی تقسیم

کینیڈا کی ٹیم نے اپنے اعزاز کا کامیاب دفاع کرتے ہوئے ٹرافی حاصل کی

رپورٹ: مکرم محمود احمد ملک صاحب، میڈیا کوآرڈینیٹر مجلس صحت یوکے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مئی 2009ء میں مجلس صحت برطانیہ کے زیر اہتمام پہلے انٹرنیشنل مسرور T/20 کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا تھا۔ بتدریج ترقی کی منازل طے کرنے والا اِس وقت عالمگیر جماعت احمدیہ میں یہ واحد بین الاقوامی ٹورنامنٹ ہے جسے خواص و عام میں یکساں پذیرائی حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کا انعقاد ایک مستقل فیچر کے طور پر قرار پاچکا ہے۔ دراصل دنیا کے کناروں سے طویل سفر کرکے لندن پہنچنے والے احمدی کھلاڑیوں کے ولولے کے علاوہ شائقین کے ذوق نے بھی اس ٹورنامنٹ کے مستقل انعقاد کی راہ ہموار کئے رکھی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ بھی ہے کہ دُور دراز کے ممالک سے آنے والے احمدی کھلاڑی اپنے محبوب آقا کی زیارت اور شرف ملاقات سے فیضیاب ہونے کے لئے سفر کی تکالیف بخوشی برداشت کرتے ہیں۔ نیز بلاشبہ اتنے بڑے ٹورنامنٹ کا ہر سال اپنی تمام تر عظیم روایات کے ساتھ خوش اسلوبی سے انعقاد کرتے چلے جانا منتظمین کی محنت شاقہ اور لگن کا آئینہ دار بھی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 17 تا 21 مئی 2017ء کو نہایت کامیابی سے منعقد ہونے والا یہ نواں انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ تھا جس کی افتتاحی تقریب 17 مئی کی شام ساڑھے سات بجے طاہر ہال (مسجد بیت الفتوح مورڈن) میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت برطانیہ نے امسال ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لانے والے کھلاڑیوں اور ٹیموں کے نمائندگان کو خوش آمدید کہا اور اُن ممالک کے نام پڑھ کر سنائے جن کی نمائندگی میں 22 ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں شریک ہورہی تھیں۔

تقریب کے اختتام سے قبل مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ نے اپنی مختصر تقریر میں امید ظاہر کی کہ امسال کھلاڑیوں کے کھیل اور انتظامات کا معیار پہلے سے بہتر دیکھنے میں آئے گا اور اچھے دوستانہ ماحول میں یہ ٹورنامنٹ کھیلا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ کرکٹ کھیلنے کے علاوہ آنے والے کھلاڑیوں کا بڑا مقصد حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کرکے برکت حاصل کرنا بھی ہے۔ تاہم بعض لوگ ویزا نہ ملنے کی وجہ سے ٹورنامنٹ میں شامل نہیں ہوسکے۔

مکرم امیر صاحب نے بیان کیا کہ اس ٹورنامنٹ کا معیار بہت عمدہ ہے چنانچہ گزشتہ دنوں جب انہیں UAE جانے کا موقع ملا تو معلوم ہوا کہ وہاں کی احمدیہ کرکٹ ٹیم اس ٹورنامنٹ کی تیاری کے لئے باقاعدہ پیشہ وارانہ کوچنگ سے استفادہ کررہی ہے۔ اگرچہ ویزا نہ ملنے کی وجہ سے وہ بھی امسال ٹورنامنٹ میں شرکت سے محروم رہے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ آپ ایک کھلاڑی ہی نہیں ہیں بلکہ ایک احمدی کھلاڑی ہیں اور یہ بات سارے ٹورنامنٹ میں اپنے پیش نظر رکھیں۔ بعض اوقات امپائر کا فیصلہ آپ کے مطابق درست نہیں بھی ہوتا، تاہم اُس وقت ہی آپ کو اپنے رویّے پر نظر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

قریباً ایک گھنٹہ جاری رہنے والی اس افتتاحی تقریب کے دوران تمام کھلاڑی نظم و ضبط کے ساتھ سٹیج کے سامنے نصب کی جانے والی اُس تختی کے پیچھے کھڑے رہے جس پر اُن کی ٹیم کا نام تحریر تھا۔ جبکہ منتظمین اور تقریب کے مدعوین سٹیج کے اطراف میں کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ ان مہمانوں کے پیچھے (سٹیج کے اطراف میں) گزشتہ ٹورنامنٹس کی بڑے سائز کی تاریخی تصاویر نہایت خوبصورتی سے آویزاں کی گئی تھیں جو اس تقریب کے حسن کو دوبالا کررہی تھیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مجلس صحت برطانیہ کا قیام قریباً پندرہ سال قبل عمل میں لایا گیا تھا۔ اس مجلس کے صدر مکرم مرزا عبدالرشید صاحب اور سیکرٹری مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب ہیں۔ اس مجلس کی زیر نگرانی مختلف کھیلوں کے قومی ٹورنامنٹس سارا سال ہی منعقد کئے جاتے ہیں۔ تاہم انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کی کامیابی کے لئے یکصد سے زائد کارکنان قریباً سارا سال ہی بھرپور محنت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے واقعتہً یہ ٹورنامنٹ بتدریج نمایاں طور پر کامیابی سے ہمکنار ہوکر ترقی کی منازل طے کررہا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 15 ممالک کی 22 ٹیموں نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ ان ممالک میں برطانیہ کے علاوہ آئرلینڈ، جرمنی، ہالینڈ، کینیڈا، امریکہ، آسٹریلیا، بیلجیم، فن لینڈ، اٹلی، فرانس، ناروے، سویڈن اور سوئٹزرلینڈ شامل ہیں۔

امسال میچز کے انعقاد کے لئے کُل بارہ گراؤنڈز حاصل کی گئی تھیں جن میں سے 10 گراؤنڈز مقامی مرٹن کونسل کی ملکیت تھیں۔ باقاعدہ میچز کا آغاز 18 مئی سے ہوا۔ دو دن میں لیگ میچز مکمل ہونے کے بعد جو آٹھ ٹیمیں کوارٹر فائنل میچز کھیلنے کے لئے منتخب ہوئیں اُن میں انگلینڈ، انگلینڈ اے، امریکہ، سوئٹزرلینڈ، کینیڈا، جرمنی، عمیر الیون اور آسٹریلیا شامل تھیں۔

20 مئی کی شام مسجد بیت الفتوح مورڈن کے احاطہ میں نصب کی جانے والی ایک خوبصورت مارکی میں ٹورنامنٹ میں شامل

ہونے والے کھلاڑیوں اور منتظمین کے اعزاز میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری قریباً ساڑھے سات بجے شام ہوئی۔ اس موقع پر سب سے پہلے حضورانور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد عشائیہ پیش کیا گیا۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ کی اجازت سے تمام ٹیموں نے باری باری اپنے محبوب آقا کے ہمراہ تصاویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ اس روز نماز عشاء بھی کھلاڑیوں نے حضورانور ایدہ اللہ کی اقتداء میں مسجد بیت الفتوح مورڈن میں ادا کی۔ جس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ واپس تشریف لے گئے۔

امسال ٹورنامنٹ کے دونوں سیمی فائنل کنگسٹن یونیورسٹی کی سپورٹس گراؤنڈ میں کھیلے گئے۔ پہلے میچ میں کینیڈا کی ٹیم نے انگلینڈ اے کو 6 وکٹوں سے شکست دے کر فائنل کے لئے کیوالیفائی کرلیا۔ اس میچ کی خاص بات کینیڈا کی ٹیم کے کیپٹن رضا رحمٰن کے 47 رنز (ناٹ آؤٹ) تھے۔ انہیں Man of the Match بھی قرار دیا گیا۔ جبکہ انگلینڈ اے کے مبارک جوئیہ نے عمدہ گیندیں کرواتے ہوئے 18 رنز کے عوض 3 وکٹیں حاصل کیں۔

دوسرے سیمی فائنل میں انگلینڈ کی ٹیم نے عمیر الیون کو 54 رنز سے شکست دے دی۔ اس میچ کی خاص بات عمیر الیون کے ذیشان کا صرف 2 رنز کے عوض 2 وکٹیں حاصل کرنا جبکہ انگلینڈ کی ٹیم کے بلال نے 19 رنز کے عوض 3 وکٹیں حاصل کیں۔ Man of the Match کا اعزاز خالد ظفر نے حاصل کیا۔

امسال ٹورنامنٹ کا فائنل میچ Abbey Recreation Ground میں دوپہر کے بعد کھیلا گیا۔ یہ میچ دفاعی چیمپئن کینیڈا اور انگلینڈ کی ٹیموں کے مابین تھا۔ انگلینڈ نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلتے ہوئے 7 وکٹوں کے نقصان پر 121 رنز بنائے جس میں ظافر بٹ کے 45 رنز شامل تھے۔ کینیڈا کے انصر بھروانہ نے 4 اوورز میں 26 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں جبکہ سکندر زبیر نے بھی 26 رنز دے کر 2 وکٹیں حاصل کیں۔ دوسری اننگ میں کینیڈا کی ٹیم کے اوپنرز شیراز اور انجم نے 3 اوورز میں 35 رنز بنا کر اپنی ٹیم کو مستحکم بنیاد مہیا کردی لیکن اس کے بعد انگلینڈ کی طرف سے وسیم احمد نے 4 اوورز میں صرف 8 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں اور اسی طرح خالد ظفر اور شاکر احمد نے 24، 24 رنز کے عوض دو دو وکٹیں حاصل کر کے کینیڈا کی ٹیم کے لئے شدید مشکلات پیدا کردیں۔ کچھ دیر کے لئے انگلینڈ کی ٹیم کا پلّہ بھاری نظر آتا تھا۔ تاہم کینیڈا کی ٹیم کے کیپٹن رضا رحمٰن (جو کینیڈا کی نیشنل کرکٹ ٹیم کے رُکن بھی ہیں) نے شاندار بلّے بازی کا مظاہرہ کیا اور کئی عمدہ شاٹس کھیلیں۔ میچ اُس وقت بہت دلچسپ رُخ اختیار کر چکا تھا جب کینیڈا کی ٹیم کو آخری اوور میں میچ جیتنے کے لئے 9 رنز درکار تھے۔ رضا نے آخری اوور کی پہلی دو گیندوں پر دو چوکے لگائے اور تیسری گیند پر ایک سکور کر کے فائنل میچ جیت لیا۔ رضا رحمٰن کا انفرادی سکور 47 رنز تھا، وہ ناٹ آؤٹ رہے اور Man of the Match بھی قرار پائے۔

2009ء میں منعقد ہونے والا پہلا انٹرنیشنل مسرور T/20 کرکٹ ٹورنامنٹ جیتنے والی ٹیم بھی کینیڈا کی ہی تھی جبکہ جرمنی کی ٹیم دوسرے اور انگلینڈ بلیو تیسرے نمبر پر رہی تھی۔ 2010ء میں دوسرا ٹورنامنٹ جرمنی کی ٹیم نے انگلینڈ کی ٹیم کو ہرا کر جیت لیا۔ 2011ء میں فائنل میچ میں کینیڈا کی ٹیم نے انگلینڈ کی ٹیم کو شکست دی۔ 2012ء میں کینیڈا کی ٹیم نے آسٹریلیا کی ٹیم کو ہرا کر اپنا اعزاز برقرار رکھا۔ 2013ء میں انگلینڈ وائٹ نے امریکہ کو ہرا کر پہلی بار یہ ٹورنامنٹ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا تھا اور 2014ء میں انگلینڈ اور کینیڈا کی ٹیموں کو مشترکہ طور پر ٹرافی کا حقدار قرار دیا گیا۔

2015ء میں انگلینڈ نے جرمنی کو ہرا کر یہ اعزاز مسلسل تیسری مرتبہ حاصل کیا۔ گزشتہ سال 2016ء میں کینیڈا کی ٹیم نے نے عمیر الیون کو ہرا کر ٹرافی ایک بار پھر اپنے نام کرلی اور امسال 2017ء میں اپنے ٹائٹل کا کامیاب دفاع کرنے کا اعزاز حاصل کیا جبکہ انگلینڈ کی ٹیم دوسرے نمبر پر رہی جبکہ تیسری پوزیشن عمیر الیون نے حاصل کی۔ اس طرح کینیڈا کی ٹیم اب تک 9 میں سے 6 ٹورنامنٹ جیت کر نمایاں ہے۔

مکرم فہیم احمد بٹ صاحب نے حالیہ ٹورنامنٹ کے بعض کوائف بیان کرتے ہوئے بتایا کہ امسال پہلے ہی روز جرمنی کی ٹیم کے کھلاڑی حسنین کبیر نے ٹورنامنٹ کی تیز ترین سنچری بنانے کا نیا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ انہوں نے 34 گیندوں پر اپنی سنچری سکور کی۔ اسی طرح انگلینڈ اے کے کپتان عمران نوری نے اس ٹورنامنٹ کی واحد ہیٹ ٹرک (Hat trick) بھی کی۔

امسال انفرادی طور پر نمایاں باؤلر کینیڈا کے انصر بھروانہ رہے جنہوں نے مجموعی طور پر 18 اوورز میں 99 رنز دے کر 12 وکٹیں حاصل کیں۔ بہترین بلّے باز کا اعزاز جرمنی کے حسنین کبیر کو ملا جنہوں نے مجموعی طور پر 5 اننگز میں 207 رنز سکور کئے۔ بہترین فیلڈر ہونے کا اعزاز انگلینڈ کے شاکر احمد نے حاصل کیا۔ رضا رحمٰن آف کینیڈا کو ٹورنامنٹ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا جنہوں نے 6 اننگز میں 205 رنز سکور کئے اور 23 اوورز میں 124 رنز دے کر 14 وکٹیں بھی حاصل کیں۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال پہلی مرتبہ مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کے چند منتخب میچوں اور اختتامی تقریب کی براہ راست کوریج (Live Streaming) شروع کی گئی تھی۔ امسال مکرم شیخ نصیر احمد صاحب نے اس شعبے کو مزید فعّال بنایا جس کے نتیجہ میں نہ صرف Live Streaming کی کوالٹی زیادہ بہتر ہوگئی بلکہ شائقین کی تعداد میں بھی قابل قدر اضافہ ہوا۔ چنانچہ YouTube چینل کے ذریعہ امسال فائنل میچ دیکھنے والوں کی تعداد 10620 رہی جبکہ ٹورنامنٹ کی Live Streaming سے استفادہ کرنے والوں کی کُل تعداد 20076 تھی۔ اسی طرح FaceBook کے ذریعہ فائنل میچ 95300 افراد نے دیکھا جبکہ ٹورنامنٹ کے حوالہ سے 2 لاکھ 20 ہزار 137 افراد نے FaceBook سے استفادہ کیا۔

فائنل میچ کے دوران گراؤنڈ میں موجود شائقین کی تعداد قریباً چار ہزار تھی۔ گراونڈ کا ایک حصہ مارکی لگا کر خواتین کے لئے مخصوص کردیا گیا تھا۔

فائنل میچ شروع ہونے کے کچھ ہی دیر بعد سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ازراہ شفقت گراونڈ میں تشریف لے آئے اور سٹیج پر تشریف فرما ہوکر بقیہ میچ ملاحظہ فرمایا۔ اپنے آقا کی آمد کے ساتھ ہی شائقین کے علاوہ کھلاڑیوں میں بھی بھرپور ولولہ دیکھنے میں آیا۔ مورڈن اور ومبلڈن کے علاقوں میں رہنے والے بعض لوگ جو اپنے کمپیوٹرز پر Live Streaming کے ذریعہ میچ دیکھ رہے تھے وہ بھی حضورانور کی آمد کی اطلاع پاکر کشاں کشاں گراونڈ کی طرف کھچے چلے آئے۔

قریباً پونے سات بجے فائنل میچ کے اختتام پر اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا۔ اس موقعہ پر ٹورنامنٹ میں شریک ہونے والی ٹیموں کے کھلاڑی سٹیج کے سامنے ترتیب سے کھڑے تھے۔ ہر ٹیم کے سامنے نصب تختی پر اُس ٹیم کا نام تحریر تھا۔

(باقی صفحہ 27)

حضور انور کینیڈا کی ٹیم کے کپتن رضا رحمٰن کو ٹرافی عطا فرما رہے ہیں۔

فائنل میچ کا ایک منظر

حضور انور ایدہ اللہ کا ٹورنامنٹ کے عشائیہ میں ازراہ شفقت شرکت فرمانے کا ایک منظر

کامیاب ٹورنامنٹ کے کا اختتام کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ دعا کروا رہے ہیں۔

ٹورانٹو اور گردونواح میں نماز عید الفطر

کینیڈا میں عید الفطر اتوار 25 جون 2017ء کو منائی گئی سارے ملک کی تقریباً 30 احمدیہ مساجد ،مراکز نماز اور عید گاہوں میں نماز عید الفطر ادا کی گئی۔تمام مقامات پر نماز عید کا وقت 10 بجے صبح مقرر کیا گیا تھا۔ٹورانٹو میں نماز عید کے دو بڑے اجتماع مسجد بیت الاسلام اور انٹرنیشنل سنٹر مسس ساگا میں منعقد ہوئے ، جہاں لگ بھگ آٹھ ہزار مرد خواتین اور بچوں نے نماز عید ادا کی۔

مسجد بیت الاسلام میں نماز عید الفطر

پیس ویلج اور وان کی جماعتوں نے نماز عید مسجد بیت الاسلام میں وقت مقررہ پر ادا کی۔امامت کے فرائض مکرم مولانا حافظ عطاء الوہاب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے ادا کئے جب کہ عید الفطر کا خطبہ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا نے ارشاد فرمایا۔

آپ نے رمضان المبارک کے ایام میں عبادتوں، ریاضتوں، دعاؤں اور تلاوت قرآن کریم وغیرہ کا ذکر کیا۔اور احباب جماعت کو تلقین کی کہ یہ سال کے باقی دنوں میں اسی طرح جاری وساری رہنا چاہئے۔نیز آپ نے مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک کی۔

انٹرنیشنل سنٹر مسس ساگا میں نماز عید الفطر

ٹورانٹو اور اُس کے گردونواح کی متفرق جماعتوں نے نماز عید مسس ساگا کے ایئر پورٹ روڈ پر واقعہ انٹرنیشنل سنٹر کے ہال نمبر 2 میں ادا کی۔یہاں کینیڈا میں نماز عید کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ موسم انتہائی خوشگوار اور چھٹی کا دن ہونے کے وجہ سے احباب وخواتین وقت سے بہت پہلے عید گاہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ مائیک پر تکبیرات اللہ اکبر۔اللہ اکبر۔لاالہ الا اللہ۔ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ وللہ الحمد کا ورد ساڑھے نو بجے سے شروع ہو گیا تھا، جب کہ مردانہ ہال اپنی آخری حدوں تک مکمل طور پر پُر ہو چکا تھا۔ ایئر پورٹ روڈ پر تعمیراتی کام کی وجہ سے ٹریفک میں رُکاوٹ تھی ، لہٰذا محترم امیر صاحب نے نماز دس منٹ تاخیر سے شروع کی۔

خطبہ عید الفطر

10 بج کر 20 منٹ پر محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خطبہ عید الفطر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم عید الفطر منا رہے ہیں، آج ہم اس لئے خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے فائدے کے لئے ہمیں روزوں کا حکم دیا اور روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی، ہم خوش ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے اِس اہم حکم کی تعمیل کی توفیق ملی، اس خوشی کے وقت ہمیں یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ کیا ہم نے روزوں کا اصل مقصد یعنی تقویٰ حاصل کیا ہے؟ کیا ہم اپنی زندگی میں ہر قدم اُٹھانے سے پہلے دیکھتے ہیں کہ ہمارے اِس کام سے خدا تعالیٰ راضی ہو گا یا نہیں؟ کیا ہم اپنی روزانہ نمازوں میں پہلے سے زیادہ باقاعدہ ہو گئے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم نے روزانہ قرآن کریم کے ذاتی مطالعہ کے لئے وقت نکالنا شروع کر دیا ہے؟ کیا ہم اللہ کے دیئے ہوئے مال سے اُس کی راہ میں باقاعدگی سے خرچ کر رہے ہیں ؟اگر ہم بدقسمتی سے اِس رمضان سے پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکے تو توبہ اور اصلاح کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوا یہ دروازہ ہمارے لئے ہمیشہ کھلا ہے۔

آنحضرت ﷺ عید کے موقع پر یہ تکبیرات جو ابھی دُوہرائی گئیں ہیں اونچی آواز میں کثرت سے دُوہرایا کرتے تھے، اِس کی وجہ یہ ہے کہ مومن کی سب سے بڑی خوشی اِس بات میں ہے کہ وہ اپنے ربّ کی بڑائی اور عظمت بیان کرے اور اُسے بار بار یاد کرے، اپنے حقیقی محبوب کو یاد کرنے میں کبھی تھکاوٹ محسوس نہ کرے۔اُس کا ذکر اور اُس کی بڑائی بیان کرنا ہماری سب سے بڑی خوشی ہے۔ہماری حقیقی عید اُس دن ہو گی جب دنیا کے تمام انسان ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے امن وسلامتی کے جھنڈے تلے جمع ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود اور سلام بھیجنے والے بن جائیں گے، اُس دن کو قریب تر لانے کے لئے ہم سب کو پُر جوش کوشش کرنی چاہئے ، ہمارا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم خود اسلام کی عملی تصویر بن کر اسلام کے سفیر بنیں۔ہمارا دوسرا فرض یہ کہ ہم اسلام کے پیغام کی اشاعت کے لئے عملاً کام کریں۔

تعمیر مساجد کی تحریک

اِس موقع پر محترم امیر صاحب نے تین تحریکات پیش کیں جن میں سے پہلی تحریک تعمیر مساجد کے متعلق تھی ، آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مساجد کو تبلیغ کا ذریعہ قرار دیا اور فرمایا کہ اگر تم اسلام کی ترقی چاہتے ہو تو مساجد تعمیر کرو۔امیر صاحب نے فرمایا کہ 2014ء کی نیشنل مجلس شوریٰ میں مساجد کی تعمیر کے لئے آئندہ تین سالوں میں 23 ملین ڈالر کی رقم اکٹھا کرنے کی تحریک کی گئی تھی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مد میں 20 ملین ڈالر اکٹھا ہو چکا ہے اور مساجد کی تعمیر جاری ہے، عید کی خوشیوں کے موقع پر آپ نے قربانی کے معیار کو بڑھانے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہم نے انشاء اللہ کینیڈا کے ہر شہر میں مسجد تعمیر کرنی ہے۔

نئی جماعتوں کا قیام

دوسری تحریک کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے فرمایا کہ مساجد کی تعمیر کے علاوہ تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ایسی جگہوں پر جماعت کا قیام ہے جہاں ابھی تک جماعت قائم نہیں ہوئی۔حضور انور نے چند سال پہلے جماعت کینیڈا کی توجہ اِس جانب کروائی تھی کہ آپ کے ملک کے ہر صوبہ اور ہر شہر میں جماعتوں کا قیام ہونا ضروری ہے،

(باقی صفحہ 28)

انٹرنیشنل سینٹر میں عیدالفطر کی تقریبات کی چند جھلکیاں

مسجد بیت الاسلام میں عیدالفطر کی تقریبات کی چند جھلکیاں

بقیہ از یقیناً نماز بے حیائی و ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے

اس وضاحت کے بعد حضور علیہ السلام یہ سوال اٹھاتے ہیں:

''اب جب کہ انسانی فطرت میں یہ خاصیت ہر جگہ اور ہر موقع پر پائی جاتی ہے تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان خدا کے گناہ سے کیوں پرہیز نہیں کرتا اور کیوں اس موذی چیز سے دور نہیں بھاگتا جیسا کہ دوسری موذی چیزوں سے بھاگتا ہے؟،،

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 422)

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:

''اس سوال کا صاف جواب یہ ہے کہ انسان گناہ کے ضرر پر ایسا یقین نہیں رکھتا جیسا کہ سانپ وغیرہ کے ضرر پر اس کو یقین ہے۔ ... انسان کو گناہ سے بچنے کے لئے کسی کفارہ وغیرہ کی ضرورت نہیں بلکہ یہ ضرورت ہے کہ اس کو خدا کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہو جائے اور اس بات کا یقین ہو جائے کہ خدا کا گناہ زہر قاتل ہے تب وہ خود بخود گناہ سے ایسا ہی پرہیز کرے گا جیسا کہ وہ سانپ وغیرہ سے پرہیز کرتا ہے۔'' (چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 422)

آخر میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اے دوستو! گناہ سے بے خوف ہونے کی یہی وجہ ہے کہ غافل انسان کو نہ خدا پر یقینی ایمان ہے نہ اس کی سزا پر۔ ... مگر چونکہ گناہ کرنے والوں کو خدا پر یقین نہیں نہ اس کی سزا پر یقین ہے اس لئے وہ لوگ دلیری سے گناہ کرتے ہیں۔ ... مگر جس شخص کو یہ علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے کہ درحقیقت خدا ہے اور درحقیقت گناہگار بے سزا نہیں رہے گا بشرطیکہ یقینی علم ہو نہ محض رسمی۔ وہ بلاشبہ اپنے تئیں گناہ کی راہوں سے بچائے گا۔''

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 421-422)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری نماز میں صرف حرکات ہی نہ باقی رہ جائیں اور نہ ہمیں نماز مجبوری سے پڑھنی پڑے بلکہ ہماری نماز خدا تعالیٰ سے ہماری ملاقات بن جائے اور نماز میں ہم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح دیکھیں کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہو اور جب بھی ہم اس ملاقات سے واپس آئیں تو ہمارے سابقہ گناہ معاف ہو چکے ہوں اور آئندہ ہر ظاہری اور چھپے ہوئے گناہ کے امکان کے وقت ہمارا یہ یقین ہمارے لئے ڈھال بن جائے کہ ہمارا خدا ہر لمحہ ہمارے سامنے ہے اور ہم کوئی لمحہ بھی اس کے سامنے سے ہٹ نہیں سکتے۔ آمین!

بقیہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

لڑکے لڑکیوں کے ایک ہی ہوسٹل میں نہ ہوں تو پھر جا سکتی ہو۔ ہماری بہت سی لڑکیاں ہیں جو چین میں جا کر پڑھائی کر رہی ہیں، بلکہ یورپ اور مشرقی یورپ میں بھی کچھ ہماری طالبات پڑھ رہی ہیں۔ اگر آپ کے والدین آپ پر پُر اعتماد ہیں تو آپ جا سکتی ہیں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا یہ بیوی کا حق ہے کہ وہ شادی کے بعد کبھی بھی حق مہر مانگ سکتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بیوی کا حق ہے کہ وہ شادی سے پہلے بھی حق مہر مانگ سکتی ہے۔ حق مہر ہے ہی اس لئے کہ تم پہلے دو۔ خاوند کا فرض ہے کہ وہ دے۔ یہ ضروری نہیں کہ میاں بیوی میں کوئی جھگڑا ہو اور تم قضا میں جاؤ اور کہو کہ میرا حق مہر دلائیں۔ حق کا مطلب کیا ہے؟ یہی ناں کہ یہ تمہارا right ہے۔

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ میں نے جتنی عورتوں سے سُنا یا پوچھا ہے تو زیادہ تر یہی کہتی ہیں کہ اُن کو نہیں ملا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نہیں ملا تو یہ اُن کی اپنی کمزوری ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی نے کہا کہ حضور میری دو بیویاں ہیں اور میرا پانچ پانچ سو حق مہر ہے دونوں بیویوں کا۔ اُس زمانے میں پانچ سو کافی رقم ہوتی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کیا تم نے اُن کے ہاتھ پر حق مہر رکھا تھا؟ ہر ایک کو دیا پانچ پانچ سو روپیہ۔ جواب دیا کہ نہیں دیا۔ بلکہ اُنہوں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ معاف۔ حضور نے فرمایا نہیں، جاؤ اور اُن کے ہاتھ پر رکھو۔ وہ بیچارے غریب بندے تھے۔ انہوں نے کسی سے قرضہ لیا اور جا کر ایک بیوی کو 500 اور دوسری کو بھی 500 روپیہ دیا اور کہا کہ تم نے میرا حق مہر معاف کر دیا تھا اب یہ واپس کر دو۔ بیویوں نے کہا کہ ہم تو تمہیں غریب آدمی سمجھے تھے کہ تم نے دینا تو ہے نہیں تو گھر میں فساد کیوں ڈالیں۔ اس لئے ہم نے کہا کہ چلو معاف کیا۔ اب تم نے دے دیا ہے تو اب کوئی معاف نہیں ہونا۔ پس حق مہر کبھی بھی معاف نہیں ہوتا۔ خاوند کو کوشش کرنی چاہئے کہ پہلے دن دے دے۔

حضور انور نے ازراہِ شفقت مراکش کی طالبہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے شوہر سے حق مہر لے لیا ہے؟

موصوفہ نے عرض کیا کہ ابھی تک نہیں لیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لیکن تم نے اُس کو معاف تو نہیں کرنا۔ جب بھی تمہیں دے دے تم لے لینا۔ یعنی جب بھی اُسے اچھی جاب وغیرہ ملے اور رقم اچھی ہو تو تم مانگ لینا۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ ایسی عورت کو برکت ملتی ہے جو حق مہر لیتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔ برکت اسی میں ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو حق مہر وقت پر ادا کر دے۔ اگر کسی نے کوئی قرضہ لیا ہوا ہے اور مانگنے پر ادا نہیں کر رہا تو کس طرح برکت پڑ سکتی ہے۔ حق مہر مناسب ہونا چاہئے یہ نہ ہو کہ خاوند پر بہت زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے جو وہ ادا ہی نہ کر سکتا ہو۔ اس لئے جماعت میں اکثر حق مہر جو رکھا جاتا ہے وہ آدمی کی چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمدنی ہوتی ہے۔ یہاں اوسطاً ایک آدمی تین ہزار ڈالرز کماتا ہے تو اگر تمہارا حق مہر 18 ہزار ڈالرز سے 36 ہزار ڈالرز تک ہے تو یہ مناسب ہے۔ لیکن اگر باہمی رضامندی سے حق مہر کم بھی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ زبردستی یا دکھاوے کے لئے زیادہ حق مہر لکھوانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے جس کی آدمی کو استطاعت نہ ہو۔

طالبات کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 23 دسمبر 2016ء)

(باقی آئندہ)

بقیہ از نویں T20 انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت برطانیہ نے ٹورنامنٹ کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹورنامنٹ میں اوّل آنے والی کینیڈا کی ٹیم کے کیپٹن رضا رحمن کو ٹرافی عطا فرمائی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والی دیگر ٹیموں اور انفرادی طور پر نمایاں کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے علاوہ ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والے تمام کھلاڑیوں اور آفیشلز کو یادگاری میڈلز سے بھی نوازا۔

نویں مسرور T20 کرکٹ ٹورنامنٹ 2017ء کی اس فائنل تقریب کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کروائی۔ دعا کے بعد سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

واپس تشریف لے گئے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے تمام کھلاڑیوں، آفیشلز اور کارکنان کو جزائے خیر سے نوازے۔ اور اس ٹورنامنٹ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

بقیہ از ٹورانٹو اور گردونواح میں نماز عید الفطر

اِس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مکرم ملک فضل مسعود صاحب کے خاندان نے سیسکاچون سے پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ میں شارلٹ ٹاؤن ہجرت کرکے ایک نئی جماعت کی بنیاد قائم کی۔ اِس تحریک کو تقویت دینے اور احباب کی مدد کے لئے یہاں مرکز میں ایک Relocation Cell بھی قائم کیا گیا ہے۔ ایسے احباب جو اِس تحریک کے تحت نقل مکانی کریں گے اُن کی فہرست خصوصی دُعا کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

کینیڈا کے قیام کے 150 سال

امیر صاحب نے فرمایا کہ آج ہماری خوشی کی ایک اور بھی وجہ ہے۔ آج ہم اِس وجہ سے بھی خوش ہیں کہ یکم جولائی کو کینیڈا میں رہنے والے اپنے پیارے وطن کے قیام کے 150 سال مکمل ہونے پر خوشیاں منائیں گے۔ ہمارے لئے اِس خوشی کے اظہار کے لئے ایک سے زیادہ وجوہ ہیں، سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر اسلام احمدیت کے نام پر اِس ملک میں آئے کیونکہ ہمیں اپنے ملکوں میں بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا، اِس ملک نے ہمارا خیر مقدم کیا ہمیں برابری کے حقوق دیئے، عقیدہ اور تبلیغ کی آزادی دی۔ اسلام نے ہمیں احسان کا بدلہ بہتر احسان کے ذریعہ ادا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اس لئے ہم کینیڈا کی حکومت اور کینیڈا کے لوگوں کے شکرگزار ہیں اور یکم جولائی کو سارے کینیڈا میں جماعتیں اپنے شکر کا بھرپور اظہار کریں گی، ہم کینیڈا کی سلامتی، بھلائی اور ترقی کے لئے دُعائیں کریں گے اور اپنی محبت کا عملی اظہار بھی کریں گے۔

11 بج کر 5 منٹ پر محترم امیر صاحب کا یہ ایمان افروز انگریزی اور اردو خطاب مکمل ہوا، اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی جس کے بعد احباب اور بچے دیر تک روایتی انداز میں گلے لگا کر عید ملتے اور بارش میں بھیگتے ہوئے اپنی منزلوں کو روانہ ہوئے۔

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ اور عظمتِ شان کے بارہ میں بعض غیر مسلموں کے اعتراف

دُوررَس عقل والے، خوش اطوار

George Sale نے انگریزی ترجمہ The Koran میں To the reader کے عنوان سے ایک باب لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے، شکل میں نہایت خوبصورت، فہیم اور دُوررَس عقل والے۔ پسندیدہ وخوش اطوار۔ غرباء پرور، ہر ایک سے متواضع۔ دشمنوں کے مقابلہ میں صاحبِ استقلال و شجاعت۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خدائے تعالیٰ کے نام کا نہایت ادب و احترام کرنے والے تھے۔ جھوٹی قسم کھانے والوں، زانیوں، سفّاکوں، جھوٹی تہمت لگانے والوں، فضول خرچی کرنے والوں، لالچیوں اور جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف نہایت سخت تھے۔ بردباری، صدقہ وخیرات، رحم و کرم، شکرگزاری، والدین اور بزرگوں کی تعظیم کی نہایت تاکید کرنے والے اور خدا کی حمد وتعریف میں نہایت کثرت سے مشغول رہنے والے تھے۔''

(The Koran by George Sale. 5th ed. ed. Philadelphia: J.B. Lippincott & Co 1860, page iv-vii)

ساری تاریخ انسانیت

Stanley Lane-Poole لکھتے ہیں:

''حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے آبائی شہر مکہ میں جب فاتحانہ داخل ہوئے اور اہل مکہ آپ کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے تھے تو اُن سب کو معاف کر دیا۔ یہ ایسی فتح تھی اور ایسا پاکیزہ فاتحانہ داخلہ تھا جس کی مثال ساری تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔

(The Speeches and Tablets of the Prophet Mohammad by Stanley Lane-Poole. London : Macmillan and Co. 1882, page xlvi-xlvii)

ایک عظیم الشان ابنِ آدم

ایک مشہور مستشرق William Montgomery اپنی کتاب Muhammad at Madinah میں لکھتے ہیں:

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسلام کی ابتدائی تاریخ پر جتنا غور کریں، اتنا ہی آپ کی کامیابیوں کی وسعت کو دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ اُس وقت کے حالات نے آپ کو ایک ایسا موقع فراہم کیا جو بہت کم لوگوں کو ملتا ہے۔ گویا آپ اُس زمانے کے لئے موزوں ترین انسان تھے۔ اگر آپ کے پاس دوراندیشی، حکومت کرنے کی انتظامی صلاحیتیں، توکل علی اللہ اور اس بات پر یقین کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے، نہ ہوتا تو انسانی تاریخ میں ایک اہم باب رقم ہونے سے رہ جاتا۔ مجھے امید ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق یہ کتاب ایک عظیم الشان ابن آدم کو سمجھنے اور اُس کی قدر کرنے میں مدد کرے گی۔''

(William Montgomery Watt, Muhammad at Madinah. Oxford : At the Clarendon Press, 1956, pp. 335)

قوموں کی قسمت کا فیصلہ

John William Draper لکھتے ہیں:

''Justinian کی وفات کے چار سال بعد 569 عیسوی میں مکّہ میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا جس نے تمام شخصیات میں سب سے زیادہ بنی نوع انسان پر اپنا اثر چھوڑا اور وہ شخص محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) جسے بعض یورپین لوگ جھوٹا کہتے ہیں۔ ... لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اندر ایسی خوبیاں تھیں جن کی وجہ سے کئی قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہوا۔ وہ ایک تبلیغ کرنے والے سپاہی تھے۔ ممبر فصاحت سے پُر ہوتا (یعنی جب تقریر فرماتے) میدان میں اترتے تو بہادر ہوتے۔ اُن کا مذہب صرف یہی تھا کہ خدا ایک ہے۔ ... اس سچائی کو بیان کرنے کے لئے انہوں نے نظریاتی بحثوں کو اختیار نہیں کیا بلکہ اپنے پیروکاروں کو صفائی، نماز اور روزہ جیسے امور کی تعلیم دیتے ہوئے اُن کی معاشرتی حالتوں کو عملی رنگوں میں بہتر بنایا۔ اُس شخص نے صدقہ وخیرات کو باقی تمام کاموں پر فوقیت دی۔''

(History of the intellectual Development of Europe by John William Draper. New York: Harper and Brothers, Publishers, Fraklin Square 1863, page 244)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 26 اکتوبر 2012ء)

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ صوفیہ کریم صاحبہ

28 جولائی 2017ء کو محترمہ صوفیہ کریم صاحبہ، ڈرہم جماعت 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

31 جولائی 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز یکم اگست کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم انصر رضا صاحب مشنری نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں۔ نیک، صالح، مخلص اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا، چار بیٹیاں اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالحفیظ شیخ صاحب ڈرہم کی والدہ اور مکرم اختر شیخ صاحب سیکسکاٹون کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ محترمہ اسماء شفیع خاں صاحبہ

29 جولائی 2017ء کو محترمہ اسماء شفیع خاں صاحبہ اہلیہ مکرم شفیع احمد خاں صاحب ، ڈرہم جماعت 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

31 جولائی 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز یکم اگست کو نیشول قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر نامدار کے علاوہ ایک صاحبزادی محترمہ ندا خاں صاحبہ، ڈرہم یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ اسماء شفیع خاں صاحبہ، مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کی صاحبزدی تھیں جو حضرت آپا جان کی امی کے ماموں اور ان کے والد محترم کے چچا تھے۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم شاہد اقبال صاحب

30 جولائی 2017ء کو مکرم شاہد اقبال صاحب، وان جماعت اپنے بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ جھیل پر پک نک کے لئے گئے تھے کہ اچانک حادثہ کا شکار ہو کر پانی میں ڈوب گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی عمر 28 سال تھی۔

4 اگست 2017 ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اپنے حلقہ کے قائد تھے۔ نہایت مخلص، محنتی، فرض شناس، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ خلافت سے بے حد محبت تھی۔ آپ کا پیس پلازہ میں PHAT الیکٹرانک سٹور تھا۔ اپنے کام میں بہت ماہر تھے۔ اپنے گاہکوں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک روا رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں ان کا سٹور بند رہا اور شدید گرمی میں باہر بڑی خوش اسلوبی سے پارکنگ میں ڈیوٹیاں انجام دیتے رہے۔

مکرم شاہد صاحب، محترم اقبال احمد ناصر صاحب کے صاحبزادے اور پنجابی کے مشہور شاعر عبدالعزیز راہی صاحب مرحوم کے پوتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والدہ محترمہ پروین اختر صاحبہ، دو بھائی مکرم آفتاب اقبال صاحب، مکرم سلیم اقبال کاشف صاحب اور پانچ بہنیں محترمہ ساجدہ مظہر صاحبہ اہلیہ مکرم مظہر احمد شیخ صاحب، محترمہ عاصمہ مبشر احمد صاحبہ، محترمہ آصفہ سلیم اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد احمد صاحب، محترمہ سائمہ علی عزیر صاحبہ اہلیہ مکرم علی عزیر صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم عبدالحمید صاحب

3 اگست 2017ء کو مکرم عبدالحمید صاحب بریمپٹن جماعت 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

4 اگست 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اور اگلے روز 5 اگست کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم انصر رضا صاحب مشنری نے دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم محمد محمود احمد صاحب، مکرم محمد مسعود احمد صاحب، اور سات بیٹیاں محترمہ یاسمین اختر صاحبہ، محترمہ شاہدہ جاوید صاحبہ، محترمہ ثمینہ احمد صاحبہ آٹواہ، محترمہ بشریٰ غفار صاحبہ یوکے، محترمہ مسرت احمد صاحبہ ونڈسر، محترمہ طلعت سلطانہ صاحبہ Lloydminster اور محترمہ ریحانہ یاسمین صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم ندیم اقبال صاحب

5 اگست 2017ء کو مکرم ندیم اقبال صاحب ابن مکرم میاں اقبال جاوید صاحب مرحوم ٹورانٹو 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

7 اگست 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب مقامی امیر مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 8 اگست کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم گردیزی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ثمینہ نصیر صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم عطاء الرافع ندیم صاحب، دو بیٹیاں محترمہ سدرہ ندیم صاحبہ، محترمہ زاراہ ندیم صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ محترمہ راشدہ بیگم صاحبہ کے بیٹے، مکرم حمید جاوید صاحب وینکوور، محترمہ ثمینہ خالد صاحبہ Ajax اور محترمہ فوزیہ اقبال صاحبہ جرمنی کے بھائی تھے۔

☆ مکرم ملک عبدالرحیم صاحب

9 اگست 2017ء کو مکرم ملک عبدالرحیم صاحب پیس ویلیج ویسٹ 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

11 اگست 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شمولیت کی۔ آپ کی نعش کو لاہور لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ ربوہ

میں ان کی تدفین ہوئی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے صاحبزادے تھے۔مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔آپ ہومیو پیتھک پریکٹس کرتے تھے اور آپ نے اس کے ذریعہ سے سینکڑوں لوگوں کا مفت اور کامیاب علاج کیا۔

آپ کے صاحبزادے مکرم عمیر احمد صاحب 28 مئی 2010 کو مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں شہید ہوئے۔آپ کے دوسرے صاحبزادے مکرم علی عزیر احمد صاحب، پیس ویلیج جماعت میں ریجنل ناظم اطفال الاحمدیہ مقامی کی حیثیت سے خدمات بجا رہے ہیں۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ قدسیہ رحیم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم زبیر احمد صاحب لاہور، مکرم علی عزیر احمد صاحب، پیس ویلیج اور دو بیٹیاں محترمہ حفصہ عمران صاحبہ لاہور، محترمہ امارہ منیر صاحبہ لاہور، ایک ہمشیرہ محترمہ بشریٰ کریم صاحبہ لاہور، دو بھائی مکرم عبدالرحمٰن ملک صاحب لاہور اور مکرم طاہر احمد ملک صاحب لاہور یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم موسیٰ اسماعیل صاحب

14 اگست 2017ء کو مکرم موسیٰ اسماعیل صاحب ابن مکرم میجر پروفیسر محمد اسماعیل صاحب مرحوم مسس ساگا 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

15 اگست 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب مقامی امیر مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور اگلے روز 16 اگست کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم گردیزی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فرحت موسیٰ صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم آصف موسیٰ صاحب امریکہ، مکرم اسعد موسیٰ صاحب امریکہ، ایک بیٹی محترمہ مہوش ریاض صاحب امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔مکرم نعیم رشید خاں صاحب مسس ساگا مرحوم کے نسبتی بھائی اور نیلوفر اسماعیل صاحبہ ایڈمنٹن مرحوم کی بھابھی تھیں۔ ان کے اور بھی عزیز و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

28 جولائی مئی 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا حافظ عطاء الوہاب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ افتخار بیگم صاحبہ

15 جون 2017ء کو محترمہ افتخار بیگم صاحبہ کراچی میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔آپ مکرم ملک خالق داد خاں صاحب، پیس ویلیج کی چچی تھیں۔

☆ مکرم رشید احمد صاحب

7 جولائی 2017ء کو مکرم رشید احمد صاحب سیالکوٹ میں 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب، پیس ویلیج ایسٹ کے چھوٹے بھائی تھے۔

☆ مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب

9 جولائی 2017ء کو مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب، کیلگری میں 46 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ عنبرین احمد صاحبہ، ایک بیٹا مکرم تفرید احمد صاحب اور والد محترم، تین بہنیں اور دو بھائی مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم کلیم احمد چوہدری میپل یادگار چھوڑے ہیں۔

☆☆☆☆

4 اگست 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے مکرم شاہد اقبال صاحب اور مکرم عبدالحمید صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ مکرم سید شکیل احمد منیر صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم سید شکیل احمد منیر صاحب

31 جولائی 2017ء کو مکرم سید شکیل احمد منیر صاحب 85 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

4 اگست 2017ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر میں ان کی گراں قدر جماعتی خدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم، مکرم سید جمیل احمد صاحب نیو مارکیٹ کے بڑے بھائی اور محترمہ امۃ النور صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے تایا تھے۔

ادارہ مکرم سید شکیل احمد منیر صاحب کی وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے۔اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل دے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

لازمی چندوں کی ادائیگی

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مالی سال 30 جون کو ختم ہو چکا ہے۔تمام وہ افراد (مرد اور خواتین) جن کی کوئی بھی آمد ہے جیسے روزگار، تجارت، پارٹ ٹائم جاب، سوشل ویلفیئر، اولڈ ایج بینیفٹ، ایمپلائمنٹ انشورنس، پنشن، Disablity وغیرہ۔ان کیلئے لازمی چندہ جات (چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ) باشرح ادا کرنا ضروری ہے۔

یاد رہے کہ لازمی چندہ جات کی تحریک خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

بعض دوست جلسہ سالانہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ ہے یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

ہماری نوجوان نسل کے لئے زیادہ ضروری ہے کہ وہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار توجہ دلا چکے ہیں کہ لازمی چندوں کو دوسرے چندوں اور تحریکات پر فوقیت حاصل ہے۔اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ سب سے پہلے لازمی چندوں کو باشرح ادا کریں۔

احباب جماعت اور خواتین سے گذارش ہے کہ اپنے لازمی چندوں کا جائزہ لیں اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کمی کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ آپ کے نفوس اور اموال میں برکت ڈالے۔ آمین

خالد محمود نعیم

نیشنل سیکرٹری مال کینیڈا